هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار
قادیان

ایڈیٹر ۔ میر قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی
سرپرستان ۔ معاونین ۔ عام خریدار ۔ ششماہی ۔ بیرون ہند
للعہ ۔ ہے ۔ عہ ۔ ۸ر ۔ ششلنگ
قیمت فی پرچہ ۱ر ۔ نیجر رشید احمد خان

تاریخہائے اشاعت:۔ ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۲۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ سنہ مطابق ۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کا ہفتہ

(۱) دھرمسالہ ۱۷ر جولائی - بذریعہ ڈاک اطلاع آئی - کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت آج دن بھر خدا کے فضل سے اچھی رہی - اور حضور تمام دن ترجمہ قرآن کریم میں مصروف رہے۔

(۲) قادیان ۱۹ر جولائی - حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج سر درد ضعف اور متلی کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے - احباب دعائے صحت کریں۔

جنازہ غائب - مکرمی مولوی اختر علی صاحب بھاگلپور سے لکھتے ہیں - کہ صرف چند روز بیمار رہ کر میری اہلیہ بتاریخ ۵ر جولائی فوت ہو گئیں - مرحومہ کو قادیان سے خاص محبت تھی اور ہر وقت وہاں جانے کی تمنا کرتی رہیں - وہ موصی تھیں - دفتر میں اس بارہ میں خط جا رہا ہے - تاکہ اجازت آوے اور نعش وہاں چلی جاوے سردست نعش کو ایک بکس میں ڈال کر امانتاً زمین میں رکھا گیا ہے - خدا تعالےٰ مرحومہ کو جنت میں جگہ دے - ہمیں اس صدمہ میں مولوی اختر علی صاحب اور مرحومہ کے پسماندگان سے دلی ہمدردی ہے۔

——مولوی محمد عبد اللہ صاحب ایل - ایل - بی حیدر آباد دکن لکھتے ہیں - کہ میں بعض پریشانیوں میں گھرا ہوا ہوں - احباب سے دعا کی درخواست ہے - کہ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرما کر میری پریشانیوں کو دور فرمائے - آمین۔

علم بڑی دولت ہے

(از خان صاحب ذوالفقار علی خان گوہر)

یہ علم خدا کی نعمت ہے جس جس کو ملے خوش قسمت ہے
دنیا بھی اس سے ملتی ہے اور دین بھی اس سے ملتا ہے
یہ چاند یہ تارے - یہ سورج یہ ارض و سما، خشکی و تری
یہ جتنے ہزاروں عالم ہیں انسان کے سارے ہمدم ہیں
انساں کو خدا نے علم دیا انساں کو خدا نے عقل بھی دی
دنیا میں معلم بھی بھیجے تا علم و عقل کے رہبر ہوں
ان سب سامانوں کے ہوتے انسان رہے بے علم و ہنر
اس علم سے انساں اڑتے ہیں بے پر کے ہوا میں پھرتے ہیں
یہ بادل بجلی اور ہوائیں آگ اور پانی اور فضائیں
بے علم جو انساں رہتے ہیں دکھ درد مصیبت سہتے ہیں
جو گہرے سمندر کی تہ میں جا جا کے غوطے لگاتے ہیں
تم گھر کے کونوں میں بیٹھے دنیا کے نغمے سنتے ہو
افسوس ہے ان نادانوں پر جو علم و ہنر سے خالی ہیں
انسان ہیں لیکن جہل کے بس میں پڑ کر قیدی بن بیٹھے
تم شکر کرو یہ دن آیا خود علم نے تم کو پکڑا ہے

تم جتنا لٹاؤ بڑھتی ہے ایک علم ہی ایسی دولت ہے
ہر چیز مہیا ہوتی ہے شرط اس کے لئے ہاں محنت ہے
انسان کی خاطر پیدا کیں کس درجہ خدا کی شفقت ہے
یہ سارے عناصر خادم ہیں بس کام ہی ان کا خدمت ہے
سمجھائیں اسے نیکی و بدی ہر چیز پہ اسکو قدرت ہے
وہ اپنے عمل سے راہ دکھائیں نقل انسان کی فطرت ہے
یہ اس کے لئے بربادی ہے یہ اس پر دائمی لعنت ہے
یہ ریل جہاز اور تحت البحری کشتی کیسی نعمت ہے
سب اس کے بس میں سب اس کے خادم یہ سب علم کی طاقت ہے
وہ حیوانوں سے بدتر ہیں یہ ان کی اپنی جہالت ہے
وہ موتی ڈھونڈ کے لاتے ہیں یہ علم کے بل پر ہمت ہے
ہیں کان تمہارے معمولی لیکن یہ علم کی قوت ہے
روتے ہیں بھوکے مرتے ہیں قسمت میں انکی ذلت ہے
انسانیت بھی بچ کے ان سے چلتی ہے یہ نفرت ہے
اب مفت یہ دولت ملتی ہے جو اب بھی نہ لے بدقسمت ہے

گوہرؔ یہ میرے دل کی تڑپ ہے رو کے دعائیں کرتا ہوں
مولیٰ وہ نورِ فراست دے جو علم کی اصلی صورت ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پندرہ فیصدی شرح چندہ جلسہ سالانہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظور فرمودہ ہے

امسال مجلس مشاورت میں چندہ جلسہ سالانہ کا "بجٹ آمد" افراد جماعت کی ایک ماہ کی آمد پر شرح پندرہ فی صدی تجویز کیا گیا تھا۔ اور پھر مشاورت کے ایجنڈا میں علیحدہ بھی اس شرح کی منظوری کے لئے معاملہ پیش کر دیا گیا تھا۔ مگر وقت کی تنگی کی وجہ سے چندہ جلسہ سالانہ کی شرح کا معاملہ مجلس مشاورت میں زیر بحث نہیں آ سکا۔ البتہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو "بجٹ آمد" نمائندگان مجلس شوریٰ سے مشورہ لینے کے بعد منظور فرمایا۔ اس میں چندہ جلسہ سالانہ کی آمد کا بجٹ وہی تھا۔ جو پندرہ فی صدی شرح سے تجویز کیا ہوا تھا۔ گویا اسی بجٹ کی منظوری کے ساتھ عملاً حضور کی طرف سے پندرہ فی صدی شرح کی بھی منظوری ہو چکی تھی۔ لیکن اس خیال سے کہ چونکہ پندرہ فی صدی شرح کے متعلق مشاورت میں کوئی علیحدہ فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ اسکی شرح کے متعلق احباب کو اس بناء پر شکوک پیدا ہوں۔ کہ جب گذشتہ سال اس چندہ کی شرح حضرت امیر المؤمنین نے دس فی صدی منظور فرمائی تھی۔ اب پندرہ فی صدی شرح کیوں مقرر کی گئی ہے؟ چنانچہ بعض احباب کی طرف سے شرح کے متعلق استفسار بھی ہوئے ہیں۔ اسلئے ضروری سمجھا گیا۔ کہ اس معاملہ کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کر کے صاف کروا لیا جائے۔ چنانچہ اس معاملہ کو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے حضور پیش کیا گیا۔ تو حضور نے پندرہ فی صدی کی منظوری کے متعلق تصدیق فرما دی ہوئی ہے

لہٰذا

احباب و عہدہ داران جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ پندرہ فی صدی شرح سے چندہ جلسہ سالانہ کا جو مطالبہ کیا گیا ہے۔ یہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ماتحت ہے۔ (ناظر بیت المال)

احباب اپنا روپیہ بجائے ڈاکخانہ یا بنک وغیرہ کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرایا کریں

مجلس مشاورت سنہ ۳۶ء میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ جن احباب کے پاس مخصوص اغراض مثلاً۔ تعمیر مکان۔ خرید اراضی بیاہ شادی۔ تعلیم وغیرہ کی غرض سے روپیہ جمع ہو۔ اور ان کو اس روپیہ کے خرچ کرنے کی فوری ضرورت نہ ہو۔ ان کو چاہیئے۔ کہ بجائے اپنے پاس رکھنے یا ڈاکخانہ یا بنک وغیرہ میں جمع کرانے کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بطور امانت ذاتی جمع کرا دیں۔ ایسا جمع شدہ روپیہ ان کی حسب ضرورت واپس کیا جائے گا۔ اور تا اطلاع ثانی ترسیل زر کے اخراجات بھی خزانہ ادا کرے گا۔

گو بہت سے دوستوں نے اپنے حسابات کھلوائے ہوئے ہیں۔ مگر یقین ہے۔ کہ بہت احباب ایسے ہیں۔ جنہوں نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کی اس طرح مالی امداد کرنے۔ اور مفت میں ثواب حاصل کرنے کے سہل طریقہ پر نہ صرف خود ہی عمل پیرا ہوں۔ بلکہ اپنے حلقہ احباب میں بھی اس تحریک پر عمل کرنے کی ترغیب دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ قواعد امانت ذاتی دفتر محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ سے طلب فرما دیں۔ (ناظر بیت المال)

جماعتہائے تحصیل ہوشیارپور و دسوہہ کیلئے ضروری اطلاع

ضلع جالندھر و ہوشیارپور کی جماعتوں میں حصول وعدہ ہائے و وصولی چندہ خلافت جوبلی

فنڈ کا کام زیر صدارت چودھری حاجی غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کریام۔ چودھری عبد الحی صاحب کاٹھگڑھ و چودھری بشارت علی خاں صاحب ساکن سڑوعہ ممبران وفد نے شروع کیا ہوا ہے۔ اور ان کی طرف سے تیسری رپورٹ مندرجہ ذیل جماعتوں کے وعدے حاصل کر کے موصول ہوئی ہے۔ اور کچھ وصولی بھی کی ہے۔ اس تیسری قسط میں سابقہ وعدوں پر -/-/1073 روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

وعدوں کی جماعت وار فہرست شکریہ کے ساتھ شائع کی جاتی ہے۔ تحصیل ہوشیارپور و دسوہہ کی جماعتوں سے بھی توقع ہے۔ کہ وہ بھی وفد کے ساتھ پورا پورا تعاون کر کے اس چندہ میں حصہ لیں گی۔

کرتارپور -/-/167 روپے جالندھر شہر -/-/1057
کپور تھلہ -/-/400 روپے لوہیال -/8/3
لنگڑوعہ مزید -/-/162 روپے نکودر -/-/160
نور محل -/8/56 روپے پھلور -/-/62

نوٹ:۔ ممبران دیگر وفود سے بھی گذارش ہے۔ کہ وہ بھی ایسی ہی ہمت سے کام لے کر جماعتوں میں دورہ کر کے رپورٹیں ارسال فرمائیں۔ کام کے یہی دن ہیں۔ (ناظر بیت المال)

یوم التبلیغ کے موقعہ پر تقسیم کرنے کے لئے مفید لٹریچر

امسال یوم التبلیغ کے موقعہ پر جو ۳۰ر جولائی کو منایا جائے گا۔ نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ نے مندرجہ ذیل ٹریکٹ شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نشر و اشاعت کی طرف سے یہ ٹریکٹ تقریباً ۳۰ ہزار تمام جماعتوں کو بحصہ رسدی مفت ارسال کئے جائیں گے۔ اگر کسی جماعت یا دوست کو مزید ٹریکٹوں کی ضرورت ہو۔ تو وہ مندرجہ ذیل قیمت پر دفتر نشر و اشاعت سے منگوا سکتے ہیں۔

چار صفحے کے ٹریکٹ فی سینکڑہ چار آنے

(۱) تفسیر خاتم النبیین (۲) کیا غیر تشریعی نبوت کے اجراء کا قائل کافر ہے۔ (۳) ناسخ و منسوخ فی القرآن۔ (۴) مسلمانوں کی سیاست۔ (۵) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۶) وفات مسیح ناصری علیہ السلام۔

آٹھ صفحے والے ٹریکٹ فی سینکڑہ ۸ر

(۱) جہاد اور جماعت احمدیہ (۲) پیغام احمدیت (۳) ہم احمدی کیوں ہوئے۔ (۴) غیر احمدی کے عقائد (۵) ہمارا رسول حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا لیکچر لنڈن۔ (۶) احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔

متفرق

(۱) درثمین اردو رنگین فی کاپی تین پیسے۔
(۲) تبلیغ ہدایت ایک روپیہ کی تین کاپیاں فی ۶ر
(۳) تاثرات قادیان ایک روپیہ کی تین کاپیاں فی ۶ر

نوٹ:۔ قیمت آرڈر کے ساتھ پیشگی آنی چاہیئے۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔ ۲۵ر جولائی تک آرڈر پہنچ جائیں۔

(مہتمم صیغہ نشر و اشاعت قادیان)

ایک احمدی بھائی کی کہانی اسکی اپنی زبانی

مجھے بہت عرصہ سے بواسیر کی مرض نے تنگ کر رکھا تھا۔ ڈاکٹر حکیم اور وید علاج کر کے جواب دے چکے تھے۔ میں تقریباً مایوس ہو چکا تھا۔ کہ اخبار الفضل میں پڑھا۔ کہ حکیم محمد صدیق صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چودھری غلام رسول صاحب سب انسپکٹر زمیندارہ بنکس سکھیکے منڈی ملک بشیر احمد صاحب احمدی قادیان جالی فارمیسی شاہدرہ کی تیار کردہ گولیاں بواسیر کھانے کے لئے اور مرہم مسوں پر لگانے کے لئے استعمال کر کے خود فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور دیگر دوستوں نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔

آزمائش کے طور پر میں نے بھی ہر دو ادویات منگوائیں۔ امید سے بڑھ کر فائدہ اٹھایا درد اور خون تو دوسرے دن ہی بند ہو گیا۔ میں بواسیر کے مریضوں سے سفارش کروں گا۔ کہ وہ مایوس ہونے سے پہلے

جالی فارمیسی شاہدرہ نزد لاہور کی ہر دو ادویات قیمتی صرف تین روپے منگوا کر استعمال کریں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

جلد ۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ر جولائی سنہ ۳۹ء | نمبر ۲۷

خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ ۱۴ر جولائی سنہ ۳۹ء

فرمودہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

بمقام دھرمسالہ

دھرمسالہ ۱۵ر جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور نے ۱۴ر جولائی کا جمعہ لوئر دھرمسالہ میں جو یہاں سے ۵-۶ میل دور ہے۔ تشریف لے جا کر پڑھایا۔ نماز جمعہ کے بعد حضور کو سر درد کی شکایت ہو گئی۔ جو شام تک خدا کے فضل سے رفع ہو گئی۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سال گذشتہ کی طرح اندرون خانہ میں درس قرآن کریم بعد نماز مغرب دیتے ہیں۔ اور پھر نماز عشاء پڑھاتے ہیں۔ اس کے بعد حضور کھانا تناول فرماتے ہیں۔

خطبہ جمعہ میں حضور نے جماعت کو ہوشیار اور بیدار رہنے کی تلقین کی۔ اور فرمایا۔ کہ زندگی کے دن بہت تھوڑے ہیں۔ اور ان میں سے بھی کام کے لئے بہت کم دن ملتے ہیں۔ بچپن کا زمانہ کام کا زمانہ نہیں ہوتا۔ بڑھاپے میں کام نہیں ہو سکتا۔ کچھ وقت انسان کا سونے میں گذر جاتا ہے۔ اور کچھ وقت کھانے پینے میں صرف ہوتا ہے۔ الغرض کام کے لئے وقت بہت کم ملتا ہے۔ حالانکہ دوسری چیزیں جو انسان کی خادم ہیں۔ وہ باقاعدہ اپنا کام سرانجام دیتی ہیں۔ سورج کی عمر موجودہ تحقیقات سے اربوں سال بتلائی جاتی ہے۔ مگر وہ اس قدر مدت سے اپنا کام باقاعدہ سرانجام دے رہا ہے۔ لیکن انسان جو اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔ اور ان تمام چیزوں کو اپنی خادم کہتا ہے۔ اسکو بہت تھوڑا وقت کام کے لئے ملتا ہے۔ کیونکہ اسکی عمر چھوٹی ہے۔ پس اگر وہ اپنی اس چھوٹی عمر کے باوجود اور باوجود اشرف المخلوقات کہلانے کے اپنے کاموں میں غفلت کرے۔ تو کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ چھوٹے چھوٹے کاموں کو بڑا کہدیتے ہیں۔ اور ذرا ذرا سی مشکلات کو بڑی قرار دے دیتے ہیں۔ حالانکہ صحابہ کی مشکلات اور مصائب کے مقابلہ میں ان مشکلات کی کوئی نسبت ہی نہیں۔ پس عمر کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے کاموں میں ہوشیار رہنا چاہیئے۔

دھرمسالہ ۱۶ر جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طبیعت کل دن کے بیشتر حصہ میں اچھی رہی۔ مگر ظہر کے وقت کچھ ناساز ہو گئی۔ جو مغرب کے وقت خدا کے فضل سے اچھی ہو گئی۔ حضور نے حسب دستور نماز مغرب کے بعد قرآن کریم کا درس دیا۔ گو بمقابلہ دوسرے دنوں کے مختصر تھا۔

موسم گرما کی تعطیلات میں خدمت دین

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تبلیغ کے لئے ایام وقف کرنے کا مطالبہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ "جماعت میں یہ روح ہونی چاہیئے کہ جس طرح وہ مالی قربانی کرتی ہے۔ اس طرح وہ جسمانی قربانی میں بھی حصہ لے۔ جماعت کی ترقی کے لئے یہ چیز نہایت ضروری ہے۔ اور ہر فرد بشر کو آج نہیں۔ تو کل۔ اور کل نہیں۔ تو پرسوں ایک نظام کے ماتحت اس میں لازمی طور پر حصہ لینا پڑے گا اور اگر تمام جماعت یا اس کا بیشتر حصہ اس تحریک میں حصہ لے کر مشق نہیں کرے گا۔ تو بہت لوگ وقت پر کچے دھاگے ثابت ہونگے۔ جو ٹوٹ جائیں گے۔ تبلیغ ایک اہم فریضہ ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے۔"

بعض ملازمین کو رخصتیں حاصل کرنے میں بڑی دقت پیش آتی ہے۔ وقت پر ملتی نہیں یا اگر ملتی ہیں۔ تو ناکافی ہوتی ہیں۔ اس طرح چند ایک دوست ہی تبلیغ کے لئے موقع نکال سکتے ہیں۔ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے سکولوں اور کالجوں سے تعلق رکھنے والے دوستوں کے لئے بڑا اچھا موقع ہے۔ کالجوں میں تو رخصتیں ہو چکی ہیں۔ سکولوں میں عنقریب ہونے والی ہیں۔ طالب علموں کے لئے سوائے ان ایام کے اور کوئی موقع میسر آنا مشکل ہوتا ہے۔ سو وہ ان ایام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس کے ارشاد مبارک کی تعمیل فرمائیں۔ بعض دوست ان ایام میں باہر سیر کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔ مثلاً صحت افزا مقامات تو آج کل اس محکمہ سے تعلق رکھنے والوں کی آماجگاہ بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایسے مقاموں پر تبلیغ کے لئے اچھا موقع مل سکتا ہے۔ جو دوست دور نہیں جا سکتے۔ وہ اپنے گاؤں یا اپنے غیر احمدی رشتہ داروں میں موقع نکال سکتے ہیں۔ جو دوست باقاعدہ طور پر کچھ عرصہ تبلیغ کے لئے نکالیں۔ وہ دفتر کی ہدایات کے مطابق اپنی خدمات سرانجام دیں۔ میں پھر دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ بلکہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ خدمت دین میں اپنے وجود کو لگا دینا دوسرے مشاغل میں پڑنے سے بدرجہا بہتر ہوتا ہے۔ (انچارج تحریک جدید)

قابل توجہ سکرٹری صاحبان تحریک جدید

گذشتہ سالوں کی طرح اس دفعہ بھی سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کا دن منانے کے لئے ۱۵ر اگست کی تاریخ تجویز فرمائی ہے۔ نیز ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس جلسہ سے پہلے ہر جماعت اپنی اپنی جگہ کم از کم تین جلسے کرے۔ ایک عورتوں کے لئے۔ ایک نوجوانوں کے لئے اور ایک بڑی عمر کے آدمیوں کے لئے اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ تینوں جلسے اس طرح ہوں۔ کہ ایک طبقہ کو دوسرے طبقہ کے جلسہ میں شریک ہونے کی اجازت نہ ہو۔ بلکہ ہر جلسہ میں دوسرے لوگ بھی شامل ہوں۔ مگر چونکہ ہر طبقہ کے لئے اس کے حالات کے مطابق بعض مخصوص خیالات کا سننا اور سنوانا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے علیحدہ علیحدہ جلسوں کی تجویز حضور نے فرمائی ہے۔

اس قسم کے جلسے منعقد کرنے کا مقصد ہر طبقہ کے احمدیوں میں بیداری پیدا کر کے بڑے جلسہ کو کامیاب بنانا ہے۔ تاریخ مقررہ قریب آ رہی ہے۔ سکرٹری صاحبان تحریک جدید کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں اس قسم کے جلسے منعقد کر کے تحریک جدید کے سالانہ جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ نیز جلسوں کی رپورٹیں دفتر تحریک جدید میں بھیجیں۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

فاروق ایجنسی

دارالامان قادیان سے اگر کسی دوست کو کوئی چیز منگانی ہو۔ ادویات یا دیگر اشیاء تو منیجر فاروق ایجنسی قادیان کو براہ راست لکھ کر منگائیں۔ عمدہ اور ارزاں نرخ پر ارسال ہو گی۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔ (منیجر فاروق ایجنسی)

آل انڈیا نمائشوں میں انعام حاصل کرنے والی

فلیویا رجسٹرڈ ہر عمر کا مرد اس دوائی کی ایک گولی سے اس قدر مردمی طاقت حاصل کرتا ہے۔ جو تجربہ سے ظاہر ہو گی۔ جملہ اعضا رئیسہ کے لئے یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ مردانہ قوت کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت فی پیکٹ ع۲ محصولڈاک ۸ر

فلیویا کیمیکل ورکس ع۲۷ فرید کوٹ (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر احمدی علماء سے سولہ ۱۶ سوال

چند ایسے اعتراضات جو عیسائی اسلام پر اکثر کرتے ہیں بمفصل لکھ کر آپ کی خدمت میں اسلیئے پیش کیئے جاتے ہیں۔ کہ براہ مہربانی ازراہ حمایت اسلامی ان کا مفصل اور مکمل مدلل جواب رقم فرما کر لوگوں کو مطمئن فرماویں۔ یہ سوالات عیسائیوں کی کتابوں سے انتخاب کر کے بغرض حصول جواب ارسال خدمت عالی ہیں۔ ہر فرقہ کے علماء حنفیہ۔ اہلحدیث۔ شیعہ اہل قرآن وغیرہ مدعیانِ حیات مسیح علیہ السلام سے گزارش ہے۔ اور امید قوی ہے۔ کہ جواب معقول مبنی بر منقول و مسلمات شرعی تحریر فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں گے۔ ہر ایک جواب تحقیقی اور مسلمات سے ہو۔ قرآن مجید مقدم رکھا جائے۔ احادیث صحیحہ سے دوسرے درجہ پر کام لیں۔ قیاس و اجماع کو داخل نہ کریں۔ الزامی جواب کی اگر ضرورت سمجھیں۔ تو مکمل تحقیقی جواب دینے کے بعد بطور اسکات خصم درج کریں۔ جہانتک ممکن ہو۔ جلد تحریر فرمائیں۔ اگر چاہیں۔ تو بذریعہ اسلامی اخبارات ایک مرتبہ ہی یا ایک ایک کر کے جواب شائع کر دیں۔ مگر اصل سوالات کو بلفظہٖ ساتھ نقل کر دیں۔ جو صاحب اس کے جواب کسی اخبار کے ذریعہ یا رسالہ کی صورت میں ارقام فرمائیں۔ اسکی ایک کاپی دفتر فاروق قادیان میں ضرور بھجوا دیں۔ تاکہ فاروق کے ذریعہ ہر ایک جواب کو طبع کر کے ایک کتاب بنائی جائے۔ حضرات عیسائیوں کا دعویٰ یہ ہے۔ کہ مسیح ابن مریم حضور پر نور محمد صلعم سے افضل ہے۔ اور اس دعوے کو آپ کے مسلمات سے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ جسکی بابت وہ حسب ذیل دلائل دیتے ہیں:۔

نمبر ۱۔ مسیح کی پیدائش کا ذکر قرآن شریف میں بطور بشارت کے موجود ہے۔ اور یہ بشارت اس فرشتے کے ذریعہ مریم کے پاس بھیجی گئی۔ جس کے ذریعہ تمام انبیاءؑ کے پاس خدا کا پیغام وحی پہنچا کرتا ہے۔ (یعنی جبرئیل علیہ السلام نے آکر بشارت دی۔ اور مریمؑ حاملہ ہوئیں (دیکھو سورہ مریم ۲۴) اس کے **مقابل** میں محمد صلعم کی پیدائش کا ذکر نہ بطور بشارت ہے۔ نہ خرق عادت آپ کی پیدائش دیکھو قرآن از اول تا آخر روایات ضعیفہ قابل اعتبار نہیں۔ پس مسیح افضل ہے محمد صلعم سے۔

نمبر ۲۔ مسیح کی والدہ ماجدہ مریم کی فضیلت علیٰ نساء العٰلمین قرآن نے بیان کی ہے۔ اور اس کو **صدیقہ کا لقب** جو انبیاء کو قرآن شریف نے دیا ہے۔ عطا کیا ہے۔ دیکھو آل عمران ع ۵ و مائدہ ع ۱۰ **برخلاف** اس کے محمد صلعم کی والدہ کا نام تک قرآن شریف نے نہیں لیا۔ فضیلت علیٰ نساء العٰلمین و لقب صدیقہ تو درکنار۔ بعض مسلمان تو ان کے ایماندار ہونے کے بھی قائل نہیں ہیں۔ اس لحاظ سے بھی ابن مریم افضل ہے ابن آمنہ سے؟

نمبر ۳۔ بوقت پیدائش مسیح **خارقِ عادات** امور واقعہ ہوئے۔ مثلاً نخل ثمر دار۔ اجرائے چشمہ، نزول۔ ملائکہ برائے تسکین وغیرہ۔ (دیکھو سورہ مریم ع ۲) **بمقابل** اس کے محمد صلعم کی پیدائش کے وقت کوئی خارق عادت امر ظاہر نہیں ہوا۔ اور یہ جو مولود خوان پڑھا کرتے ہیں۔ قابل تسلیم نہیں۔ کیونکہ وہ بر بنا روایات موضوعہ ضعیفہ بیان کرتے ہیں۔ جو بروئے قواعد محدثین روایتاً و درایتاً قابل پذیرائی نہیں۔ لہٰذا اس سے بھی مولود (ابن مریم) کی فضیلت مولود (ابن آمنہ) پر ثابت ہے۔

نمبر ۴۔ مسیح کا تکلم فی المہد و ایتاء کتاب و نبوت بزبان شیر خوارگی دلیل ہے اسکی افضلیت برجمیع انبیاء پر (دیکھو سورہ مریم ع ۲)

برخلاف اس کے آنحضرتؐ کو نبوت و کتاب کے ایسے زمانے میں ملنے کا دعوے ہے۔ جو بلوغ نہیں۔ بلکہ پیرانہ سالی کے قریب ہے۔ جبکہ انسان خوب تجربہ کار ہو چکتا ہے۔ اور ایتاء کتاب و نبوت اور تکلم فی المہد بعالم طفلی تو مسیح کے لیئے ہی خاص ہے۔ اسلیئے بھی مسیحؑ افضل ہے محمد صلعم سے۔

نمبر ۵۔ مسیح کا تکلم فی الکہولت یعنی آسمان سے نازل ہو کر بہ سنِ کہولت کلام کرنا اور بالنبوت نازل ہونا۔ کیونکہ کہولت کا ایکساں تکلم بیان ہوا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ کہولت میں بھی تکلم فی النبوت ہوگا۔ اس کے **مقابلہ** میں آنحضرت صلعم کے لیئے نہ تکلم فی المہد کا ذکر ہے۔ نہ تکلم فی الکہولت کی بشارت۔ اس لیئے بھی مسیح افضل ہے محمد صلعم سے۔

نمبر ۶۔ جبوقت مسیح کو دشمنان مسیح نے گھیرنا چاہا۔ تو آسمان سے فرشتے نے آکر مسیح کو **بجسم عنصری اٹھالیا۔ اور آسمان پر لے گیا** اس طرح سے خدا (باپ)، نے مسیح (بیٹے) کو کفار ناہنجار سے محفوظ رکھا۔

برخلاف اس کے جس وقت مکہ میں محمد صلعم کا محاصرہ دشمنوں نے کیا۔ تو نہ کوئی فرشتہ ان کو بچانے آیا۔ نہ آسمان پر پہنچائے گئے۔ عام لوگوں کی طرح پاپیادہ دشت پُر خار میں گذرتے ہوئے دشمنوں کی نظر سے پوشیدہ ہو کر زمین میں ہی ایک غار تیرہ و تاریک میں جا چھپے۔ پھر وہاں سے موقعہ پا کر بھاگ کر مدینہ میں انصار کی پناہ لی۔ پس کیا یہ زمین اور آسمان کا فرق نہیں ہے؟ دیگر رسولوں کو بھی دشمنوں سے اگر بچایا ہے۔ تو زمین پر ہی بچایا ہے۔ کسی نبی کو آسمان پر نہیں چڑھایا۔ پس اگر مسیحؑ بھی ان میں کا ایک اور انہی جیسا ہوتا۔ تو وہ بھی ان کی طرح بچایا جا سکتا تھا۔ یہ حفاظت آسمانی اس کے لیئے دلیل ہے اس امر کی کہ وہ تمام رسولوں نبیوں سے نرالا تھا۔ اس میں ان کی کوئی بات نہ تھی۔ اسلیئے خصوصیت کے ساتھ اس کے معاملات دیگر انبیاء سے نرالے ہیں۔ اگر محمد صلعم مسیحؑ سے افضل ہوتے۔ تو ضرور ان کی حفاظت بذریعہ آسمان پر لے جانے کے کی جاتی۔ نہ کہ زمین پر چھپتے پھرتے۔ لہٰذا ثابت ہوا۔ کہ مسیحؑ افضل تھا محمد صلعم سے۔

نمبر ۷۔ مسیح کا آج تک بجسد عنصری آسمان پر رہنا۔ حوائجِ بشری کا باوجود جسم بشری رکھنے کے منفک ہونا یعنی **بغیر خورد و نوش کے زندہ رہنا۔ اثر زمانہ سے متاثر نہ ہونا** باوجود بشریت کے الآن کما کان کا مصداق ہونا۔ یہ سب آپکے مسلمات سے ہے۔ **برخلاف** اس کے قرآن میں دیگر نبیوں کی بابت یہ لکھا ہے۔ جو کہ بشر تھے۔ فیها تحیون و فیها تموتون و منها تخرجون (اعراف ع ۲) الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً و امواتاً۔ (المرسلات ع ۱) یعنی انسان بشر کے واسطے قانون الٰہی یہ ہے۔ کہ وہ زمین پر ہی زندہ رہے گا۔ مرے گا۔ حشر اجساد ہوگا۔ اور کیا خدا نے زمین کافی نہیں بنائی مُردوں اور زندہ انسانوں کے واسطے۔ ان آیات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ بشر زمین پر ہی زندہ رہتے اور رہ سکتے ہیں۔ خواہ کوئی رسول ہو یا نبی۔ یا اور کوئی جو شخص بشر کہلا کر بھی آسمان پر رہ سکے۔ اسکو ماننا پڑیگا۔ کہ وہ ان تمام بنی آدم سے نرالی بشریت رکھتا ہے۔ جب ہی تو جائے قرار (زمین) کو چھوڑ کر آسمان کو مستقر و متاع اپنا بنایا ہے۔ دوم قانون الٰہی بروئے قرآن رسولوں کی بابت یہ ہے۔ وما جعلناهم جسداً لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین (الانبیاء ع ۱) یعنی کوئی بشر رسول ایسا نہیں۔ کہ جو بغیر کھانا کھائے زندہ رہ سکے۔ ہم نے اے محمدؐ تجھ سے پہلے مرد ہی رسول بھیجے تھے۔ اور ان کے جسم ایسے نہیں بنائے تھے۔ کہ وہ کھانا تو نہ کھائیں۔ اور زندہ رہیں" اس قرآنی آیت نے کھول کر بتلا دیا۔ کہ ہر ایک بشر **رسول کے واسطے کھانا کھانا لازمی** ہے۔ اور بغیر کھانے کے وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ جو بغیر کھانے کے باوجود جسد عنصری رکھنے کے زندہ رہے۔ اسکو ماننا پڑے گا۔ کہ وہ بشر رسولوں سے نرالا بشر ہے۔ ورنہ اس آیت کو غلط مان لو۔ پس مسیحؑ جو ہزارہا برس سے **بغیر طعام و خورونوش اپنے جسم عنصری کو** بچائے ہوئے زندہ ہے۔ وہ ان رسولوں میں سے نہیں۔ جن کے لیئے خورد و نوش زندہ رہنے کے واسطے ضروری ہو۔ پس کیا وہ وجود افضل نہیں ہے۔ جو آسمان پر رہتا ہے بغیر کھانے پینے کے زندہ ہے۔ اور پھر یکساں حالت میں جیسا تھا۔ ویسا کا ویسا ہی موجود ہے۔ زمانہ کا اس پر ذرا اثر نہیں۔ کیا محمدؐ بھی ان انعامات میں سے کسی نعمت کے اسی طرح مورد ہیں۔ پس مسیحؑ افضل ہے محمد صلعم سے۔

نمبر ۸۔ مسیحؑ کا مردے زندہ کرنا آپ نے بروئے قرآن تسلیم کیا ہے۔ اور احیائے موتیٰ بشری طاقت سے بالاتر اور الوہیت کے ساتھ مخصوص ہے۔ دیکھو پ ۱۸ ع ۵ (وهو الذي یحیی و یمیت۔ اور صفات مخصوصہ میں خدا کسی بشر کو شریک نہیں کرتا۔ لا یشرک فی حکمہٖ احداً۔ پس خاصہ الوہیت میں سوائے مسیحؑ کے دوسرا کوئی وجود شریک نہیں۔ **برخلاف اس کے** دکھاؤ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے یا کسی بشر رسول نے **کوئی مردہ زندہ کیا ہو۔** کہیں قرآن مجید میں یا احادیث صحیحہ ہی میں سہی احیائے موتیٰ کا معجزہ آنحضرت صلعم یا دیگر انبیاء سے صادر ہونا لکھا ہے؟ اگر نہیں تو کیا وہ شخص جو مردے زندہ کرے۔ اس سے افضل نہیں جس نے یہ طاقت نہ پائی ہو؟ پس مسیح افضل ہے محمد صلعم سے۔

نمبر ۹۔ مسیحؑ کا جانور پیدا کرنا۔ آپ کا مسلمہ عقیدہ ہے۔ صفتِ خلق حقیقی مخصوص بہ رب العالمین ہے۔ دیکھو پ ۱۳ ع ۸۔ قل اللہ خالق کل شیءٍ و هو الواحد القهار پس بروئے قرآن خلق حقیقی بجز خدا (باپ)

(بقیہ ملاحظہ ہو صلا کالم علا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاست حیدر آباد اور آریہ سماج

(پہلا نمبر)

آریہ سماج کا ابتدا سے ہی یہ طریقہ رہا ہے۔ کہ وہ بھارت ورش میں رہنے والے مختلف دھرموں اور جاتیوں کے مقدس رشیوں اور اوتاروں کے خلاف زبان دراز کر کے ان کے ماننے والوں کو مجروح کرے۔

اسی پروگرام کی تکمیل کے لئے آریہ سماج مختلف اوقات میں مختلف ذرائع استعمال کرتا رہا ہے۔ کبھی لیکچروں کے ذریعہ اور کبھی گندے سے گندے لٹریچر چھپوا کر وہ مقدس اوتاروں اور رشیوں اور نبیوں کے اوپر الزامات لگا کر اپنے دھرم کی تبلیغ کرتے۔ کبھی مناظروں اور پرچاروں میں ان کے پرچارک دل کھول کر دوسرے دھرموں کے خلاف گند اچھالتے اور ان لوگوں کے دلوں کو زخمی کرتے۔ جو کہ ان مقدس اور مہان آتماؤں کو پرماتما کا برگزیدہ اور اوتار مانتے آئے ہیں۔

چنانچہ آریہ سماج کی یہ بدزبانی اتنی ترقی کر گئی ہے۔ کہ غیر تو غیر خود بعض شریف الطبع آریہ سماجیوں نے بھی اسکو ناپسند فرماتے ہوئے اس پر افسوس کیا ہے۔ میں اس دعوے کی پشتی اور ثبوت میں چند مشہور آریہ سماجی دوستوں کے خیالات لکھتا ہوں۔ جس میں انہوں نے صاف لفظوں میں اسکو مانا ہے۔ کہ آریہ سماج کے ممبر اور اس کے اپدیشک دوسروں کے مقدس رشیوں اور اوتاروں اور نبیوں پر گندے سے گندے اعتراض کرتے ہوئے نہیں شرماتے۔

آریہ سماج کی بدزبانی پر آریوں کی شہادت

(۱) آریہ سماج کے مہاتما رام دیو کی گواہی پرسدھ نیتا گوروکل کے گورنر پروفیسر رام دیو جی مہاراج فرماتے ہیں۔ کہ

"ہمارا طریقہ تحریر اور تقریر اس قدر ناموزوں ہے۔ کہ اس میں تبدیلی کرنے کی سخت ضرورت ہے۔" (منقول آئینہ سماج ۲۰)

(۲) آریہ پتر بریلی کے ایڈیٹر صاحب کہتے ہیں۔ کہ ہمارے اپدیشک و لیکچرار جو ہیں بعض ان میں سے بھی اس بد عادت (فحش اور بدزبانی) کی زنجیروں میں ایسے جکڑے ہوئے ہیں۔ کہ ان کو دوران لیکچر میں یہ خیال ہی نہیں رہتا۔ کہ وہ اپنی زبانِ مبارک سے کیسے الفاظ نکال رہے ہیں۔ کہ جن کو سنکر شریف آدمی مارے شرم کے گردن اونچی نہیں کر سکتا۔ کیا اس پر ہم تہذیب اور شائستگی کا دعوےٰ کر سکتے ہیں"۔ (۸ ر جولائی ۱۹۰۸ء)

(۳) لالہ گھاسی رام ایم اے جو آریہ پرتی ندھی کے پردھان تھے۔ لکھتے ہیں:-

"غیر آریہ لوگوں اور ان کے مذاہب کی نسبت جو الفاظ ہم استعمال کرتے ہیں۔ وہ کسی صورت میں بھی قابل ستائش نہیں کہلا سکتے۔ …… ہمارا چودہ پندرہ برس کا بچہ جس کو ابھی دنیا و مافیہا کا کوئی تجربہ نہیں ہوتا۔ شنکراچارج۔ گوتم بدھ اور یسوع مسیح جیسے ودوان لوگوں پر اعتراض اور بدگوئی کرنے سے نہیں چوکتا۔ …… ہمارے اپدیشک دوسرے مذاہب کی مذہبی کتابوں کی عبارت کو توڑ مروڑ کر ایسے بھیانک رنگ میں پیش کرتے ہوئے نہیں شرماتے۔ …… اور دوران لیکچر میں ایسے اخلاق سے گرے ہوئے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ کہ جن کو سنکر تہذیب کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔"

(ویدک میگزین)

(۴) مہاتما گاندھی کی رائے

موجودہ سمے کے مہاتما جن کا شبھ نام گاندھی جی مہاراج ہے۔ اور جن کا نام آج سارے ہندوستان میں سورج کی بھانتی چمک رہا ہے۔ انہوں نے بھی اپنے ایک لیکچر میں آریہ سماج کی اس حالت کو ناپسند فرمایا ہے۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں۔ کہ

"آپ جہاں کہیں بھی آریہ سماجیوں کو پائیں گے۔ وہاں ہی زندگی اور سرگرمی موجود ہوگی۔ تنگ نظری اور لڑائی عادت کی وجہ سے وہ یا تو دیگر مذاہب کے لوگوں سے لڑتے ہیں۔ اور اگر وہ ایسا نہ کر سکیں۔ تو ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ …… شردھانند جی کو بھی اس سپرٹ کا حصہ وافر ملا ہے۔ …… آریہ سماجی اپدیشکوں کو اتنی خوشی کبھی نہیں ہوتی۔ جتنی کہ دیگر مذاہب کی بدگوئی کرتے وقت ہوتی ہے۔" (پرتاپ ۴ ر جون ۱۹۲۴ء)

مندرجہ بالا شہادتوں سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ کہ آریہ سماج کے ممبر اور اپدیشک دوسرے دھرم کے بزرگوں اور ریفارمروں پر گندے سے گندے اعتراض کر کے ہی اپنی تبلیغ کو کامیاب اور اپنے پنتھ کی صداقت کا ثبوت سمجھتے ہیں۔

حیدر آباد دکن کا "دھرم یدھ"

اس وقت آریہ سماج نے ایک اندولن جس کا نام انہوں نے "دھرم یدھ" رکھا ہے حیدر آباد میں شروع کیا ہوا ہے۔ حالانکہ وہاں کی حکومت اپنی پرجا کو پتر کے سمان سمجھ کر اسکی رکھشا کرتی ہے۔ اور کبھی ایسا سمے نہیں آیا۔ کہ کسی دکھی یا ظلم رسیدہ نے حکومت کے پاس جا کر شکایت کی ہو۔ اور حکومت نظام نے اسکی شنوائی اور دادرسی نہ کی ہو۔ پرنتو آریہ سماجی جن کا سوبھاؤ ہی امن کو تباہ و برباد کرنا ہے۔ اس نے محض اپنے ذاتی مفاد کو مدنظر رکھ کر ایک ایسی ریاست کی حکومت کے خلاف جو کہ اپنی پرجا کو ایک سمان جانتا ہے۔ اندولن شروع کیا۔ اور اس کا کارن یہ بیان کیا۔ کہ چونکہ حیدر آباد میں دھارمک سدھانت ارتھات سندھیا۔ ہون اور پرماتما کی اوپاسنا کی آگیا نہیں ہے۔ یعنی نظام کی حکومت آریہ سماجیوں کو سندھیا اور ہون کرنے سے روکتی ہے اور یہ مذہب میں مداخلت ہے۔ اس لئے آریہ سماج اس کے خلاف ستیہ گرہ کر رہا ہے۔"

آریہ سماج کا غلط الزام

آریہ سماج کا یہ بیان از حد نامعقول اور سچائی سے خالی ہے۔ کیونکہ پرماتما کی پرارتھنا اور اوپاسنا سے کوئی حکومت نہیں روکتی۔ اور واقعی اگر آریہ سماج کا یہ دعویٰ سچا تھا۔ تو آج حیدر آباد کی ریاست میں ایک مندر بھی نظر نہ آتا۔ لیکن جن لوگوں نے حیدر آباد کی ریاست کا بھرمن کیا ہے وہ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ وہاں ہزاروں مندر ہیں۔ جن میں پرانہ اور سائینگ پرماتما کی پوجا کی جاتی ہے۔ اور سینکڑوں مندر ہیں جن میں رہنے والے پجاریوں کو حکومت کی طرف سے محض اسلئے وظیفہ ملتا ہے۔ کہ وہ پرماتما کی بھگتی کرنے والے لوگوں کی سہایتا کریں۔ ارتھات مندر میں دھوپ آدمی کا پربندھ کریں۔ نظام کی حکومت کی طرف سے اگر پرماتما کی پوجا اور پرارتھنا کرنا منع ہوتا۔ جیسا کہ آریہ دوست کہتے ہیں۔ تو آج حیدر آباد کی ریاست میں ایک بھی مندر اور شوستھان نظر نہ آتا۔ بلکہ وہ حکومت کے حکم کے انوسار گرا دیئے جاتے۔ لیکن ایسا نہیں۔ بلکہ ان مندروں میں دونوں وقت بلند آواز سے ہزاروں نر ناری پرماتما کی پوجا آزاد ہو کر کرتے ہیں۔ اور حکومت یا اس کے کسی افسر نے ان کو کبھی بھی ایسا کرنے سے نہیں روکا۔

الغرض ریاست میں ہر دھرم کے ماننے والے کو اپنے دھرم انوسار پرارتھنا اور اوپاسنا کرنے کا پورن ادھیکار ہے۔ چنانچہ آج سے پہلے خود آریہ سماجیوں اور سکھوں نے اس کو مانا ہے۔ کہ حیدر آباد کی ریاست کے حاکم اپنی پرجا کو پتر کی طرح جان کر ان کی رکھشا کرتے ہیں۔ اور ان کے زیر سایہ ہر دھرم والا اپنے دھرم انوسار پرماتما کی پوجا کرتے ہوئے امن کی زندگی بسر کر رہا ہے۔

ریاست نظام کی امن پسندی پر آریوں سکھوں کی گواہی

ایک آریہ کی شہادت - چنانچہ ایک آریہ سماجی دوست راجیندر شرما بی۔اے اپنی ایک پستک میں لکھتے ہیں۔ کہ:-

"اس میں سندیہ نہیں۔ کہ نظام حیدر آباد ایک مسلمان دھرم کے ماننے والے ہیں۔ پرنتو وہ اپنی پرجا کا دھرم انوسار پالن کرتے ہوئے دوسرے راجوں اور مہاراجوں کے لئے آدرش ہیں۔ ان کی پرجا ان کو اپنے پتا کے سمان خیال کر کے اپنے اپنے دھرم انوسار دھارمک نیموں کا پالن کرتے ہوئے اپنی آیو ونیت کر رہے ہیں۔ میرا جہاں تک وچار ہے (میں کہہ سکتا ہوں) کہ جس قدر مذہبی آزادی ریاست حیدر آباد میں ہے۔ بہت کم ریاستوں میں پائی جاتی ہے"۔ (۳ میری یاترا)

ریاستوں کے عیوب و نقائص اور اندرونی حالات پر بے باکانہ قلم فرسائی کرنے والا ایڈیٹر اخبار ریاست دہلی اپنے چشم دید واقعات لکھتا ہے۔ کہ

"راقم الحروف کو دوبارہ حیدر آباد جانے کا اتفاق ہوا۔ اور کئی روز (نا ندیر و حضور صاحب) میں رہا۔ وہاں سکھوں اور دوسرے لوگوں سے حالات معلوم کر کے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ موجودہ نظام اعلےٰ حضرت میر عثمان علی خاں ایک محب وطن۔ غیور اور خوددار والیٔ ریاست ہیں۔ دنیا کے اندر ہر انسان میں کمزوریاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پائی جاتی ہیں۔ اور بلاشبہ نظام میر عثمان علی خاں میں بھی ہیں۔ مگر موجودہ شاہ دکن میں وہ صفات کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ جو موجودہ دور کے اندر ہندوستان کے والیانِ ریاست کے اندر ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل سکتیں۔ ریاست حیدر آباد کے ساتھ سکھوں کے تعلقات دیرینہ ہیں۔ اور یہ تعلقات اس وقت تک قائم رہیں گے۔ جب تک کہ دنیا میں سکھ اور ریاست حیدر آباد رہے گی۔ سکھوں کے حقوق کا ریاست میں خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص انتقال کر جائے۔ تو اسکی اولاد اور اولاد نہ ہونے کی صورت میں اس کے لواحقین کو وہی نوکری دی جاتی ہے۔ چنانچہ حیدر آباد میں سکھوں کے لئے ایک خاص محکمہ قائم ہے۔ جسے "محکمہ سکھاں" کہا جاتا ہے۔ اور اس وقت تک کئی ہزار سکھ فوج اور سول میں ملازم ہیں۔ اور بعضوں کو نہایت بڑی ذمہ واری کے عہدے سپرد کئے گئے ہیں۔ ...... گوردوارہ کے لئے حضور نظام کی طرف سے ایک معقول جاگیر وقف ہے۔ اور مستقل لنگر کے اخراجات بھی شاہ دکن کے خزانہ سے ادا کئے جاتے ہیں"۔ (ریاست ۲ر اگست ۱۹۲۴ء)

رسالہ امرت کی رائے

ایڈیٹر صاحب رسالہ امرت لکھتے ہیں:۔ کہ "نظام سرکار کی طرف سے سری حضور جی کے گوردوارے کے لئے پانچ گاؤں جاگیر کے طور پر لگے ہوئے ہیں۔ جن کی آمدن گوردوارے کی ترقی لنگر اور سیوا اداروں کی تنخواہوں پر خرچ ہوتی ہے۔ یہاں پر یہ بات بتانی ضروری ہے۔ کہ موجودہ نظام جی کے پتا کو ایک دفعہ صلاح دی گئی۔ کہ گوردوارہ ندیر صاحب کی جاگیر بیس ہزار بہت ہے۔ اسکو کم کر کے ۱۲ ہزار کر دیا جائے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔ کہ سری گورو گوبند سنگھ جی کے سکھ امیر غریب راج اور مہاراج ہیں۔ مگر یہ فخر ہم کو ہی ہے۔ کہ ان کا آخری مقام ہماری راجدھانی میں ہی ہے۔ اگر جاگیر کم کر دی جائے۔ تو اخراجات کہاں سے ہوں گے۔ لہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ جاگیر بدستور ۲۰ ہزار کی جاری رکھی جائے یہ جاگیر اب تک قائم ہے"۔ (امرت امرتسر جولائی ۱۹۳۵ء)

ستیہ رام اگروال۔ یہ صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل بی ایک کتاب میں لکھتے ہیں۔ کہ "حیدر آباد میں مسلمانوں کی حکومت ہونے پر بھی وہاں کے اعلیحضرت حضور نظام نے ہندو مندروں کو ہزاروں روپیہ کی سالانہ جاگیریں لگا دی ہیں۔ جن کی آمدنی سے دیوالوں کے اخراجات پورے ہوتے ہیں۔ ہم نے متعدد ہندوؤں سے پوچھا ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ ہمارے دھارمک ستھانوں کو حضور سرکار عالی اپنی خاص جیب سے بھی مندروں اور شو دیوالوں کی سہایتا کرتے رہتے ہیں۔ اسی نشپکشتا کے کارن ان کی پرجا ان کی از حد عزت کرتی ہے"۔ (ریاستوں کی دشا ص ۱۲۰)

ایسے اور کئی حوالہ جات لکھے جا سکتے ہیں۔ کہ جن میں متعدد لوگوں نے یہ اقرار کیا ہے۔ کہ واقعی حیدر آباد کی ریاست میں ساری جاتیوں کو اپنے اپنے دھرم انوسار پرماتما کی اوپاسنا کرنے کا پورن ادھیکار ہے۔ پرنتو مضمون لمبا نہ ہو جائے۔ اس خوف سے صرف انہی رایوں پر اکتفا کرتا ہوں۔

آریہ سماج اور سندھیا

آریہ سماج ستیہ گرہ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ بتاتی ہے۔ کہ ریاست نظام میں ہمیں سندھیا کرنے کی اجازت نہیں۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں پرماتما کی اوپاسنا کرنے کی اجازت دی جائے"۔ قطع نظر اس کے کہ آریہ سماج کا یہ مطالبہ محض دھوکا ہے۔ اور عوام کو بھڑکانے کے لئے ہے۔ لیکن اگر بفرض محال اسکو مان بھی لیا جائے۔ کہ واقعی ریاست میں آریوں کو سندھیا کرنے کی اجازت نہیں۔ اور حکومت کی طرف سے ایک بھاری جمعیت پولیس کی دونوں وقت محض اسلئے مقرر کی جاتی ہے۔ کہ وہ سندھیا کرنے والے آریوں کو گرفتار کرے۔ لیکن انگریزی علاقہ میں تو یہ قانون نہیں۔ وہاں کے سارے آریہ جو کہ ستیہ گرہ کر رہے ہیں۔ سندھیا کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ آریہ سماج میں ۹۹ فیصدی لوگ سندھیا کو مذاق اور ہنسی خیال کرتے ہیں۔ جیسا کہ خود آریہ سماج کے لیڈروں نے اقرار کیا ہے۔ کہ آریہ سماجی سندھیا کو لغو خیال کرتے ہیں۔ سنو!

سوامی درشنانند کی رائے

چنانچہ آریہ سماج کے مشہور نیتا اور سنیاسی سوامی درشنانند جی مہاراج لکھتے ہیں:۔ "آریہ سماج کی خوبی یہ تھی۔ کہ اس کے سبھاسد سچے اور دھارمک نیموں کا پالن کرنے والے ہوتے۔ پرنتو آریہ لوگ قدم قدم پر جھوٹ بول رہے ہیں۔ اور سندھیا آدمی کا کرنا وہ سمے کا ویرتھ ضائع کرنا سمجھتے ہیں"۔ (ناداں لیڈر ص ۲۳)

رادھا کشن صاحب۔ لکھتے ہیں:۔ کہ "اس وقت بھی آریہ سماج کے اپنے ممبروں کی ایک کثیر تعداد ایسی ہے۔ جسے سندھیا کرنا تو درکنار سندھیا کے منتر بھی نہیں آتے"۔ (تاریخ رادھا کشن ص ۸۹)

اندر کا ایڈیٹر لکھتا ہے۔ کہ:۔ "آریہ سماج نے ایشور پرستی کو جواب دے دیا۔ اگر ہندو گھروں میں صبح کی نت نیم آدمی بند ہو گئے ہیں۔ تو آریہ سماجی گھروں میں بھی صبح کی سندھیا کے ستھان پر چائے آدی کی تیاری نے لی ہے"۔ (اندر جون ۱۹۱۳ء)

لالہ گھاسی رام ایم۔ اے لکھتے ہیں کہ:۔ "میری گردن ندامت سے جھک جاتی ہے۔ جبکہ میں سنتا ہوں۔ کہ ہمارے اپدیشک جو کہ خود بھول کر بھی سندھیا نہیں کرتے۔ لوگوں کو اپدیش کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج میں پرویش کر کے ویدک دھرمی بن جاؤ۔ ...... یہی کارن ہے۔ کہ آریہ سماج میں ۹۹ فی صدی لوگ ایسے ہیں۔ جو کہ سندھیا کرنا سمے کو ضائع کرنا سمجھتے ہیں"۔ (آریہ مِتر بریلی جولائی ۱۹۱۳ء)

لالہ اچھرو مل کی رائے "آریہ سماج میں نوّے فی صدی نوجوان سندھیا کو دُور سے ہی سلام کہتے ہیں۔ سندھیا پر وہ اس قدر تمسخر اڑاتے ہیں۔ کہ جن کو ناستک بھی شنکر کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں۔ اور یہ تمسخر کرنے والے آریہ سماج کے پرسدھ نیتاؤں کے گھر کے چراغ ہیں"۔ (اخبار تیندر ۱۹۰۹ء)

یہ حوالہ جات کسی مزید تشریح کے محتاج نہیں۔ خود آریہ سماج کے لیڈروں نے اقرار کیا ہے۔ کہ اس کے ممبر اور نوجوان سندھیا کا کرنا وقت کا ضائع کرنا سمجھ کر اسکو چھوڑ رہے ہیں۔

پس آریہ سماج کا ایک ایسے کاریہ کے متعلق ستیہ گرہ کرنا جس کو وہ عملی طور پر چھوڑ چکی ہے۔ اگر ایک مسلم ریاست کی حکومت کو پریشان کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔ اور یہی کارن ہے۔ کہ اس سمہ ستیہ گرہ میں سب سے زیادہ حصہ لینے والے وہی لوگ ہیں۔ کہ جن کو سندھیا کے ارتھ تک معلوم نہیں۔ لیکن اگر واقعی ریاست کی طرف سے پرماتما کی پرارتھنا اور اسکی پوجا کو زبردستی روکا جاتا۔ مثلاً مندروں کو گرایا شو دیوالوں کو مسمار کیا جاتا اور حکم دیا جاتا کہ جو کوئی خدا کی پوجا کرے گا۔ اسکو گرفتار کر لیا جائے گا۔ تو یقیناً ہم ان کی مخالفت کرتے۔ لیکن افسوس کا مقام ہے۔ کہ نہ کوئی مندر گرایا گیا۔ اور نہ ہی کسی کو سندھیا کرنے سے روکا گیا۔ لیکن پھر بھی آریہ سماج کا ریاست کے خلاف شورش برپا کرنا یہ ثابت کر رہا ہے۔ کہ آریہ سماج کا مقصد محض ریاست کی پرجا میں جو کہ محبت اور امن سے رہ رہی ہے۔ فساد برپا کر کے امن کو تباہ کرنا ہے۔ آریہ سماج کی امن پسندی کے متعلق انشاء اللہ ہم اگلے نمبر میں ایسے ثبوت پیش کریں گے۔ جو ناقابل تردید ہوں گے۔ ناظرین انتظار کریں۔

(مہاشہ محمد عمر مولوی فاضل)

حضرت امیر المؤمنین کی ایک اہم تصنیف کا نیا ایڈیشن

جیسا کہ احباب کو معلوم ہوگا۔ The Truth about the split (آئینہ صداقت) موجودہ وقت میں نایاب ہو چکی تھی۔ اسکی بڑھتی ہوئی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے دفتر تحریک جدید نے اسے دوبارہ چھپوایا ہے۔ پہلے ایڈیشن کی نقل کرنے کی بجائے اس دفعہ اصل اردو کتاب آئینہ صداقت سے ترجمہ کر کے احباب کے سامنے پیش کی گئی ہے۔ مزید سہولت کے لئے عربی اور اردو الفاظ جو اس میں استعمال ہوئے ہیں۔ فرہنگ کی صورت میں سلیس انگریزی میں تشریح کر کے کتاب کے آخر میں لگا دیئے گئے ہیں۔ قرآنی آیات کے بلاک بھی تیار کروائے گئے ہیں۔ کتاب کا کاغذ چکنا ہے۔ اور جلد جرمن کپڑے کی مضبوط کرائی گئی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ چھ آنہ رکھی گئی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے یہ کتاب مولوی محمد علی صاحب کی کتاب The Split کے جواب میں لکھی ہے۔ جو مولوی صاحب نے ۱۹۱۴ء کے اختلافات کے بعد جب ہندوستان اور دیگر ممالک میں سلسلہ عالیہ کو بارآور ہوتے دیکھا۔ تو انہوں نے اسکے خلاف اور کوئی حیلہ نہ کارگر ہوتے دیکھ کر ہمارے عقائد کو بُری سے بُری شکل میں پیش کر کے اور غلط واقعات کو اس میں زیب دیکر ہماری ترقی میں رکاوٹ پیدا کرنی چاہی...... انگریزی دان اصحاب تبلیغ کے لئے بہترین چیز ہے۔ (انچارج دفتر تحریک جدید) یہ کتاب مکتبہ تالیف و اشاعت سے بھی مل سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنوبی امریکہ کی چٹھی

ارجنٹائن میں فن صحافت

(فاروق کے خصوصی نامہ نگار کی قلم سے)

جمہوریت ارجنٹائن میں صحافت و پریس نہایت درجہ معتبر۔ با اثر۔ آزاد اور ترقی یافتہ ہے۔ یہاں کے صبح کو شائع ہونے والے اخبارات میں سے دو Laprensa (لاپرنسا) اور Lanacion (لاناسیون) اپنی جامعیت اور صحت کے لحاظ سے اغلباً تمام دنیا میں بے نظیر ہیں۔ چونکہ ان کے پڑھنے والے تمام دنیا کے ممالک سے آمدہ لوگوں پر مشتمل ہیں۔ اسلئے انہیں تمام دنیا سے اخبار و اطلاعات منگوانی پڑتی ہیں۔ ملکی خریداروں کی بھی کثرت ہے۔ اسلئے ان اخبارات کے صفحات تمام ملکی حالات کا بھی آئینہ ہوتے ہیں۔ ارجنٹائن اخبار نویسی کو یہ امتیاز حاصل ہے۔ کہ جیسا کہ یہ بیرونی ممالک کی اخبار و اطلاعات کو ابتدائی صفحات پر شائع کرتی ہے۔ اسی طرح ممالک خارجہ سے خبروں اور اطلاعات کے حاصل کرنے میں بھی لنڈن و نیویارک کے جرائد سے آگے بڑھی ہوئی ہے غیر ملکی آبادکاروں میں سے انگریزوں کے دو اخبار ہیں۔ (دی بیونس ایرس ہیرلڈ) یہ جنوبی امریکہ میں شائع ہونے والے انگریزی اخبارات میں سے سب سے زیادہ اشاعت رکھتا ہے۔ دوسرا (دی سٹینڈرڈ) جو ارجنٹائن کا قدیم ترین اخبار ہے۔ خوب کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح الیطالین۔ جرمن فرانسیسی۔ پولش اور عرب وغیرہ آبادکاروں کے بھی روزانہ اور ہفتہ وار اخبارات ہیں۔ بلکہ بعض قوموں کے تو دو بلکہ اس سے بھی زیادہ روزانہ شاندار اخبار شائع ہو رہے ہیں۔ مثلاً شامی عربوں کے دس کے قریب روزانہ اور ہفتہ وار اخبار شائع ہوتے ہیں۔ جن میں سے (الجریدہ السوریہ اللبنانیہ) اور (الزمان) روزانہ اور (السلام) ہفتہ میں تین بار اور (الاستقلال) (العلم العربی) الاتحاد اللبنانی وغیرہ ہفتہ وار شائع ہوتے ہیں۔ المناہل وغیرہ تین چار ماہوار رسالہ جات اس سے علاوہ ہیں۔

سپینش میں شائع ہونے والے صباحی اخبارات میں سے لاپرنسا۔ لاناسیون ایلمونڈو Elmundo اور شام کو شائع ہونے والے La Razon اور Lacritica Noticia Grafia مشہور ترین اخبارات ہیں۔ یہاں ماہوار شائع ہونے والے رسالہ جات کو کوئی زیادہ اہمیت حاصل نہیں۔ بلکہ تمام مشہور رسالہ جات ہفتہ واری ہیں۔ ان میں سے Crasy Caretas Munda Argentine El Hogar - Atlentida Parati - Maribel - Estampa - Leoplan وغیرہ مشہور ترین ہیں۔ انگریزی زبان میں تین مجلات شائع ہوتے ہیں۔ The Reviw of the River plate جو کہ تجارتی دنیا میں مشہور ہے۔ Times of Argentina جو جہازران کمپنیوں کے متعلق زیادہ لکھتا ہے۔ نیز آئرش لوگوں کا رسالہ Southern cross ہے۔ اسی طرح تمام اندرون ملک خصوصاً تمام بڑے بڑے شہروں میں اچھے خاصے اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ المختصر بیونس ایرس شہر کے چوبیس لاکھ باشندے کم از کم مختلف زبانوں کے دس روزانہ اخبارات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تمام ملک میں کم از کم پچاس روزانہ اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ کل اخبارات و مجلات کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے۔ (لاناسیون) اور (لاپرنسا) اخباروں کے اتوار کے روز خاص نمبر شائع ہوتے ہیں۔ جن میں دنیا کے مشہور مضمون نگار اور سیاستدانوں کے مختلف مواضع پر بیش قیمت مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ مضامین دنیا کے بہترین میگزینوں اور مجلات کے شائع کردہ مضامین کے ہم پلہ ہوتے ہیں۔

اشتہارات کی طرف بہت رجحان ہو رہا ہے۔ اور صرف اشتہارات سے وصول ہونے والی اجرت دس کروڑ پیسو ڈالر سے زیادہ ہے۔ اشتہارات کی اجرتوں میں گرانی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ آج سے قبل جب ۱۸۹۸ء میں Caroay Caretas رسالہ شائع ہونے لگا۔ تو اس کے ایک صفحہ پر شائع ہونے والے اشتہارات کی اجرت پندرہ ارجنٹائن ڈالر تھی۔ لیکن اب اتنی ہی جگہ یعنی ایک صفحہ کی اجرت ایک ہزار ڈالر ہے۔ اور اس کے لئے بھی پہلے سے جگہ ریزرو کرانی ضروری ہے ارجنٹائن پریس کی اہمیت اس سے بھی واضح ہو سکتی ہے۔ کہ برِّ اعظم جنوبی امریکہ (جس میں دس جمہوریتیں ہیں) میں جس قدر خبریں امپورٹ کی جاتی ہیں۔ ان میں سے ساٹھ فی صدی صرف ارجنٹائن کے حصہ میں آتی ہیں۔ اور ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ جمہوریت برازیل میں عام پبلک میں واقع ہونے والی اہم کارروائیاں ارجنٹائن اخبارات میں برازیل کے اخبارات سے پہلے شائع ہوئیں۔ حکومت۔ پوسٹ آفس۔ ریلوے کی طرف سے اخبارات اور ان سے متعلقہ کارکنوں کے لئے خاص رعایتیں ہیں۔

(رمضان علی بیونس ایرز)

تبلیغی رپورٹ مشن ہائے تحریک جدید بیرون ہند

سنگاپور مشن

مولوی غلام حسین صاحب ایاز ڈائری ۲۰ تا ۲۷ جون میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں پاسر پنجنگ جاکر تبلیغ کی۔ ایک دوست اس سے قبل بھی کئی بار بیعت فارم کا مطالبہ کر چکے ہیں۔ اب ان کو سگریٹ ترک کرنے کے لئے کہا۔ تو انہوں نے ڈبیا اٹھا کر نالی میں پھینک دی۔ اور بیعت فارم کا مطالبہ کیا۔ اشتہار جو چھپوایا جا رہا ہے۔ اس کا پروف دیکھ کر درست کیا۔ اور مکمل کرا کے تقسیم کے لئے احمدی دوستوں کو دیا۔ جو ملائی میں تھا تقسیم کیا گیا۔ جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ احمدی دوست شیخ عبد القادر صاحب ایک ماہ ریاست جوہر میں رہ کر آئے۔ وہاں ہمارے ایک مخلص عرب عبد اللہ صاحب کو ان کے والدین لے گئے ہیں۔ اور بہت تکلیف میں ہے۔ اس کا بھائی جو سخت مخالف ہے۔ اس پر خدا نے بہت عذاب نازل کیا ہوا ہے۔ شیخ عامر صاحب جو احمدی ہیں۔ ایک سال کے بعد تشریف لائے۔ اور پچھلے سال کی نسبت جماعت کی ترقی دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ علاوہ تبلیغ کے احمدی احباب کو پڑھایا بھی جاتا رہا۔ مولوی صاحب اپنی اور جماعت کی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ہانگ کانگ مشن

چوہدری محمد اسحاق صاحب مکتوب محررہ ۸ جولائی میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ وہ ایک ہفتہ سے بعارضہ پیچش مبتلا ہیں۔ دن میں کئی کئی بار ضعف پڑ جاتا ہے۔ سخت تکلیف میں ہیں۔ حضور اقدس اور جماعت کے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ان کی صحت اور ترقی و کامیابی کے لئے دعا فرمائی جاوے۔

جاپان مشن

مولوی عبد الغفور صاحب ۳ تا ۱۱ جون کی رپورٹ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں مسٹر شمیزو صاحب جو بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ ان کو موٹر پر ان کے گاؤں پہنچایا گیا۔ رسالہ Current میں ایک مضمون شائع کرایا۔ انڈین سوشل کلب میں مسٹر پی۔ ڈی شرما کی پارٹی تھی۔ شامل ہوا۔ آپ نے ہندوستان کی موجودہ حالت۔ مہاتما گاندھی اور مسٹر بوس کے اختلاف اور جاپان کے تاثرات پر لیکچر دیا۔ اخبار فاروق کو بھیجنے کے لئے مضمون لکھا۔ مسٹر شمیزو کی بیمار پرسی کے لئے گیا۔ حضور سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Mr. Ishida سوار سپاہ کے آفیسر جو حال ہی میں چین کی لڑائی سے واپس آئے ہیں۔ ان کو ملنے گیا۔ آپ اسلام کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ خاکسار سے احمدیت کی تعداد۔ عام مسلمانوں سے فرق۔ سماٹرا۔ جاوا میں ترقی۔ احمدیہ جماعت کے سکول اور تعلیم کی اوسط وغیرہ قسم کے سوالات کرتے رہے۔ ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔

(ناظم تبلیغ تحریک جدید بیرون ہند)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی تمدّن

قسط ششم

بیع و شراء

(۱۴)

اس کے معنے خرید و فروخت کرنے کے ہیں۔ اسلامی تمدن کی بنیاد اسی امر پر ہے۔ کہ ہر کام میں خوش اسلوبی۔ دیانتداری۔ اور بہتری ہو۔ کسی قسم کا دھوکا دینا۔ جعلسازی۔ مکر اور فریب کرنا یہ سب باتیں منع ہیں۔ اور ان کو کرنے والا اسلام کے لئے باعث ننگ و عار ہے۔ پس خرید اور فروخت میں دیانتداری کو مدنظر رکھو۔ کسی کو دھوکا نہ دو۔ چالاکی اور مکر نہ کرو۔ بلکہ اپنے معاملات کو نہایت عمدگی اور دیانتداری سے طے کرو۔ اس طرح تجارت میں نفع بھی ہوگا۔ اور برکت بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق فرماتا ہے۔

۱۔ واقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان (الرحمٰن ۱۴) اور انصاف کے ساتھ پورا وزن کرو۔ اور تول میں کمی نہ کرو۔ اس آیت میں یہ حکم دے کر ایک طرف چیز بیچنے والے کو نصیحت کر دی ہے۔ کہ وہ کم دے کر گنہگار نہ بنے۔ اور دوسری طرف خریدار کی خیر خواہی کی ہے۔ کہ تا اسے اس کی قیمت کے مقابلہ میں سودا کم نہ ملے۔ اور اسے دھوکا نہ دیا جائے۔

۲۔ ویا قوم اوفوا المکیال والمیزان بالقسط ولا تبخسوا الناس اشیاءھم ولا تعثوا فی الارض مفسدین۔ بقیت اللہ خیر لکم ان کنتم مومنین۔ (سورۃ ہود ع) اور اے لوگو۔ ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا پورا دیا کرو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو۔ اور اس طرح زمین میں فساد نہ برپا کرو۔ وہ نفع جو اللہ تعالیٰ نے تجارت میں رکھ دیا ہے۔ تمہارے واسطے بہت بہتر ہے۔ اگر تم مومن ہو۔

۳۔ ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علے الناس یستوفون واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون الا یظن اولٰئک انھم مبعوثون لیوم عظیم۔ یوم یقوم الناس لرب العالمین۔ (سورہ تطفیف ع ۱) ماپ یا تول میں کم دینے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔ وہ لوگ جو دوسروں سے تو چیز پوری لیں۔ اور جب انہیں ماپ کر یا تول کر دیں۔ تو کم دیں۔ کیا یہ لوگ خیال نہیں کرتے۔ کہ یہ قیامت کے دن اٹھائے جاویں گے۔ جس دن کہ تمام لوگ پروردگارِ عالم کے روبرو کھڑے ہوں گے۔

۴۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اذا تداینتم بدین الیٰ اجل مسمی فاکتبوہ۔ ولیکتب بینکم کاتب بالعدل۔ ولا یاب کاتب ان یکتب کما علمہ اللہ فلیکتب۔ (البقرہ ع ۳۹) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ جب تم ایک وقت مقررہ تک اودھار کا لین دین کرو۔ تو اسکو لکھ لیا کرو۔ (اور اگر تم نہ لکھ سکو) تو لکھنے والا انصاف کے ساتھ لکھدے۔ اور وہ اس لکھنے سے انکار نہ کرے۔ اور جس طرح اللہ نے اسکو لکھنے کی توفیق عطا کی ہے اس کے مطابق لکھدے۔

۵۔ وان کنتم علےٰ سفرٍ ولم تجدوا کاتبًا فرھٰن مقبوضۃ۔ فان امن بعضکم بعضًا فلیؤد الذی اؤتمن امانتہ ولیتق اللہ ربہ ولا تکتموا الشھادۃ ومن یکتمھا فانہ اٰثم قلبہ واللہ بما تعملون علیم (البقرہ ع ۳۹) اور اگر تم سفر میں ہو۔ اور اودھار لینے کی صورت میں کوئی لکھنے والا نہ ملے۔ تو رہن با قبضہ رکھ لو۔ اور اگر تم کو ایک دوسرے پر اعتبار ہو۔ تو جس پر اعتماد کیا گیا ہے۔ (یعنی قرض لینے والا) وہ اس امانت کو پورا پورا واپس ادا کرے۔ اور اپنے رب سے ڈرے۔ اور تم گواہی کو نہ چھپاؤ۔ جو بھی گواہی کو چھپائے گا وہ اپنے دل کو گنہگار کرنے والا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام کاموں کو جاننے والا اور ان سے باخبر ہے۔

ان آیات میں بتلایا گیا ہے۔ کہ ادھار اور قرض لینے کی صورت میں آپس میں تحریر کا ہونا ضروری ہے۔ اور اس پر گواہی کا ہونا بھی لازمی ہے۔ اور اگر تحریر نہ ہو سکے۔ تو با قبضہ رہن کی صورت ہونی چاہیئے۔ تاکہ آپس کے معاملات اور تعلقات استوار رہیں۔ اور ان میں کوئی بگاڑ پیدا نہ ہو۔ آج کل ان باتوں پر عمل اور ان کی پرواہ نہ کرنے سے اکثر معاملات میں لوگوں کو ایک دوسرے سے شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ اور آپس کے تعلقات کشیدہ ہو کر باہمی ناراضگی کا موجب بن جاتے ہیں۔ پہلے تو قرض لینے والے پر اعتبار کر کے یا کسی اور وجہ سے اس کے لحاظ کو مدنظر رکھ کر قرض دے دیا جاتا ہے۔ اور کوئی تحریر اور گواہی نہیں ہوتی۔ بعد ازاں جب یہ معاملہ خوش اسلوبی سے طے نہیں ہوتا۔ اور مقروض یا تو قرض ادا کرنے میں دیر کرتا ہے۔ یا ادائیگی سے ہی انکار کر دیتا ہے۔ تو سخت دشواری پیش آتی ہے۔ اور اس وقت شریعت کے احکام پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ معاملات میں شریعت کے ان واضح احکام کی پابندی کی جائے۔ اور اس طرح اپنے آپ کو مشکلات میں پڑنے سے بچایا جائے۔

حدیث شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے بیع و شراء کے متعلق بہت سی ہدایات دی ہیں۔ جن میں سے بعض کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے۔

۱۔ حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ماپنے اور تولنے والوں سے فرمایا۔ کہ تمہارے سپرد یہ ایسی دو چیزیں کی گئی ہیں۔ جن کی وجہ سے پہلے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے۔ یعنی ماپ اور تول میں کمی کرنے کی وجہ سے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہوئے۔ پس اس امر میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ (ترمذی)

۲۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قسم کھا کر سودا بیچنا اس سے سامان تو بے شک بک جاتا ہے۔ مگر برکت مٹ جاتی ہے۔ (بخاری)

۳۔ حضرت جابر رضؓ بن عبد اللہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو اپنی خرید فروخت اور تقاضا کرنے میں آسانی اور نرمی اختیار کرتا ہے۔ (بخاری)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک دفعہ یہ سوال پیش ہوا۔ کہ بعض تاجر گلی کوچوں میں یا بازار میں اشیاء فروخت کرتے ہیں۔ ایک ہی چیز کی قیمت کسی سے کم لیتے ہیں۔ اور کسی سے زیادہ۔ کیا یہ جائز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا مالک شے کو اختیار ہے۔ کہ اپنی چیز کی قیمت جو چاہے لگائے۔ اور مانگے۔ لیکن بوقت فروخت تراضی فریقین ہو۔ اور بیچنے والا کسی قسم کا دھوکا نہ کرے۔ مثلاً ایسا نہ ہو۔ کہ چیز کے خواص وہ نہ ہوں۔ جو بیان کئے جاویں۔ اور کسی قسم کا دغا خریدار سے کیا جاوے۔ اور جھوٹ بولا جائے۔ اور یہ بھی جائز نہیں۔ کہ بچے یا ناواقف کو پائے۔ تو دھوکا دے کر قیمت زیادہ لے لے۔ جس کو اس ملک میں لگّا دا لگانا کہتے ہیں۔ یہ ناجائز ہے۔" (فتاویٰ حضرت مسیح موعود صفحہ ۲۳۲)

لگّا دا لگانا کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس قسم کا کوئی خریدار مل گیا۔ اسی کے مطابق اس سے قیمت وصول کر لی۔ اگر تو کوئی ہوشیار خریدار ہوا۔ تو اس سے کم نفع لے لیا۔ لیکن اگر کوئی ناواقف یا بچہ یا ایسا خریدار مل گیا۔ جو چیز کو زیادہ پرکھنے اور اس کا جائزہ لینے والا نہیں۔ تو ایسی باتوں سے فائدہ اٹھا کر قیمت زیادہ وصول کر لی۔ ایسی فروخت منع ہے۔ یہ ایک قسم کا دھوکا ہے۔ جس سے روکنا چاہیئے۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق فرماتے ہیں۔

" یہ حکم ہے۔ کہ مال کی دو قیمتیں مقرر نہ کرے۔ مثلاً یوں نہ کرے۔ کہ ہوشیار آدمی کو زیادہ مال دے۔ اور بچہ یا ناواقف کو کم۔ کیونکہ گو اس کا اختیار ہے۔ کہ جو چاہے۔ اپنے مال کی قیمت مقرر کرے۔ مگر اس کو یہ حق نہیں۔ کہ جس سے جو قیمت چاہے لے لے۔ ہاں اگر کوئی خریدار ایسا ہے۔ کہ اس سے کوئی خاص ذاتی تعلق ہے۔ تو اس کے ساتھ رعایت کر سکتا ہے۔ جیسے رشتہ دار یا استاد۔ یا کوئی ہمسایہ تاجر وغیرہ۔ (احمدیت یا حقیقی اسلام صفحہ ۱۹۸)

شریعت کے مطابق تنازعات کا فیصلہ

(۱۵)

اسلامی شریعت ایک مکمل شریعت ہے۔ جس میں ہر ایک معاملہ کے متعلق تفصیلی ہدایات بیان کر دی گئی ہیں۔ اس لئے اپنے تمام ایسے معاملات اور تنازعات کا فیصلہ جن میں ملکی حکومت دخل انداز نہ ہو۔ شریعت اسلامیہ کے مطابق کرنا چاہیئے۔ اگر تو اسلامی حکومت ہوگی۔ تو وہاں پر تنازعات کا فیصلہ اسی کے مطابق ہوگا۔ لیکن اگر غیر اسلامی حکومت ہے۔ تو وہاں پر جن معاملات میں اختیار رہے۔ ان کا فیصلہ شریعت کے مطابق کرانا ضروری ہے۔ آج کل لوگ اسکی پرواہ نہیں کرتے۔ اور انگریزی قانون کی طرف ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ متوجہ ہوتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ جن تنازعات میں حکومت کی طرف سے روکاوٹ نہ ہو۔ انہیں اسلامی شریعت کے مطابق نپٹائیں۔ اور ایسے تنازعات کا آپس میں فیصلہ کرلیں۔ کیونکہ عدالت میں جاکر دونوں فریق اخراجات سے زیر بار ہوجاتے ہیں۔ اور اقتصادی لحاظ سے بہت سا نقصان اٹھالیتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے یہی تعلیم دی ہے۔ چنانچہ جب میاں بیوی میں کوئی تنازع ہو۔ تو اس کے تصفیہ کے لئے فرمایا۔

۱۔ فابعثوا حکما من اھلہ وحکما من اھلھا ان یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینھما (سورہ نساء ع۶) کہ ایک منصف مرد کی طرف سے اور ایک منصف عورت کی طرف سے مقرر ہوکر تصفیہ کرلیں۔ اور اس میں اصلاح کو مدنظر رکھیں۔ گویا اس طرح آپس میں فیصلہ کرلیا جائے۔ اور دوسری عدالت میں نہ جائیں۔ یہ طریق زیادہ بہتر اور مفید ہے۔ اسی طرح ایک موقعہ پر فرمایا۔

۲۔ یحکم بہ ذوا عدل منکم (مائدہ ع۱۳) یعنی اگر کسی سے کوئی قصور سرزد ہوجائے۔ تو تم میں سے دو صاحب عدالت اس کا فیصلہ کردیں۔ اسلامی طریق یہی ہے۔ کہ جن تنازعات میں تمہیں اختیار ہے۔ اور ملکی حکومت اس میں دخل انداز نہیں۔ اس کا فیصلہ شریعت کے مطابق کرو۔ اور اسے تسلیم کرلو۔ کہ اس میں برکت ہے۔ اور اقتصادی لحاظ سے بھی یہ مفید ہے۔ آجکل معمولی معمولی باتوں پر لوگ انگریزی عدالتوں کی طرف دوڑتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہاں کے اخراجات۔ اور طلبانوں کی بھرمار سے بہت سا روپیہ برباد کرلیتے ہیں۔ اور مدعی اور مدعا علیہ دونوں فریق اپنا بہت سا مال اور وقت ضائع کردیتے ہیں۔

پس جہاں تک ہوسکے۔ اور قانون اجازت دے۔ تنازعات اور معاملات کا فیصلہ شریعت کے مطابق کرانا چاہیئے۔ اور ان فیصلوں کو تسلیم کرنا چاہیئے کہ اسی طرح ایک طرف تو شریعت کی اہمیت ظاہر ہوگی۔ اور دوسری طرف خود انسان کے لئے بہت سے فوائد ہوں گے۔ وہ انگریزی عدالتوں کے اخراجات وہاں کے اہلکاروں کی خوشامد اور انہیں رشوت وغیرہ دینے سے بچ جائیگا۔ اور اس طرح دینی اور دنیاوی دونوں فائدے اسے حاصل ہوں گے۔

کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں

آج کل یورپ میں ہر جگہ صلح کی گفتگو اور جنگ کی تیاریاں ہورہی ہیں۔ مہذب ہونے کے دعووں کی تکمیل کے لئے انتہائی کوششیں جاری ہیں۔ جرمنی اور انگلستان میں ہزاروں کارخانے صبح شام اسلحہ سازی میں مشغول ہیں۔ دھڑا دھڑ توپیں اور بندوقیں ڈھل رہی ہیں۔ اس وقت یورپ کی ہر چھوٹی بڑی حکومت اپنا تمام سرمایہ اسلحہ سازی کی نظر کررہی ہے۔ اگر جنگ چھڑ گئی۔ تو یہ سب روپیہ جو اسلحہ سازی پر خرچ کیا جارہا ہے۔ وصول ہوجائے گا۔ اگر جنگ ملتوی رہی۔ تو یقیناً یورپ کی تمام دولت لوہے اور پیتل کی شکل میں تبدیل ہوجائے گی۔

حکومت برطانیہ نے ہر جگہ سامان خورونوش کے ذخیرے سال بھر کے لئے جمع کرلئے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت بڑے بڑے کولڈ سٹوریج بناکر اس میں کروڑوں من سامان خوراک بھر دیئے ہیں۔

کوئی پتہ نہیں۔ کہ کب جنگ شروع ہوجائے اس صورت میں ہر چیز گراں ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

زنانہ اسلامیہ کالج لاہور

فاطمہ بیگم صاحبہ منشی فاضل پرنسپل اسلامیہ کالج ملتان روڈ لاہور نے گذشتہ دو سال سے بی۔ اے۔ ایف۔ اے۔ اور مشرقی علوم کی جماعتوں کی تعلیم کا بندوبست کیا ہؤا ہے۔ موصوفہ کو لاہور کی ایک معزز لیڈی نے امداد کے لئے تحریک کی۔ تو فاطمہ بیگم صاحبہ نے مندرجہ ذیل جواب دیا۔

" مسلمانوں کی تعلیم کو سرکاری امداد سے آزاد ہونا چاہیئے۔ ہمیں اپنا بار تعلیم خود اٹھانا چاہیئے۔ مسلمان وہ ہے۔ جو صرف اس دنیا کا کتا نہ ہو۔ اپنے خالق کو نہ بھولے۔ ان اخلاق سے محروم نہ ہوجائے۔ جو اسلامی تعلیمات کی خصوصیت ہے۔ ہمارے کالج کا ماحول اصلی اسلامی ہونا چاہیئے۔ ہمارے ہاں سادہ زندگی۔ قرآنی علوم اور حدیث شریف کا زور ہونا چاہیئے۔ ہمیں اسکی کوئی پرواہ نہیں۔ کہ ہمارے ہاں بڑی عمارتیں ہوں۔ اعلےٰ درجہ کا فرنیچر ہو۔ مگر ہمارے پروفیسر اور ٹیچر سب سچے اور اسلامی اخلاق کا نمونہ ہوں۔ خود ہمارے اندر اسلامی روشنی ہو۔ جس سے ہمارے طالب علم منور ہو جائیں۔ ہمارے نتائج یونیورسٹی سے بلند ہوں۔ ہماری لڑکیاں جہاں بھی جائیں۔ ہمارے کالج کی خصوصیات ہمراہ لے جائیں۔

ہمیں لاکھوں روپے یا سرکاری امداد کی ہرگز ہرگز ضرورت نہیں۔ اور نہ ہمیں قوم کا جمع شدہ سرمایہ چاہیئے۔ ہم نے اپنی ہمت کے بل پر اپنا بار خود اٹھایا ہے۔ آج تک امداد کی جس قدر تحریکیں ہوئی ہیں۔ ان کو استغنا سے ٹھکرا دیا گیا ہے۔"

موصوفہ کے خیالات بڑے بلند ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ موصوفہ نے جو فرمایا ہے۔ اسکو عملی صورت میں بھی دکھا رہی ہیں۔ ہم موصوفہ کو ان کی بلند حوصلگی پر مبارکباد دیتے ہیں۔

تیل کی مالش کے فوائد

گھروں میں کمزور بچوں کو مائیں زیتون کے تیل کی مالش کرتی ہیں۔ اس مالش سے اکثر ضعیف و ناتوان بچے موٹے ہوجاتے ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ مالش جسم کے لئے بڑی ضروری ہے۔ پہلوان اکھاڑوں میں چھ روز ورزش کرتے اور ایک دن مالش کرتے ہیں۔ اکثر پہلوانوں کی ہر روز مالش کی جاتی ہے۔ کیا آپ نے کبھی غور کیا ہے۔ کہ یہ کیوں کی جاتی ہے۔ اس سے بدن کھلتا ہے۔ تیل کا اثر ہمارے مسامات کے ذریعہ ہمارے بدن میں داخل ہوتا ہے۔ مالش کے بعد غسل لینے سے بدن صاف ہوجاتا ہے۔ بدن کے سوراخ کھل جاتے ہیں۔ بدن اپنا کام زیادہ سرعت سے سرانجام دینا شروع کرتا ہے۔ خون کا دوران تیز ہوجاتا ہے۔ آج کل صبح کے وقت باغوں میں ہزاروں ہندو نوجوان تھوڑی سی ورزش کرنے کے بعد کڑوے تیل کی مالش کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ مالش کے بعد غسل لینے سے بدن صاف ہوتا ہے۔ مالش خواہ سر کی ہو۔ یا تمام جسم کی کھانا کھانے سے پہلے ہونی چاہیئے۔ جو لوگ ورزش کے عادی نہ ہوں۔ انہیں ہفتہ میں دو بار ضرور مالش کروانی چاہیئے۔ جب مالش کا تیل بدن میں جذب ہوجائے۔ تو اچھی طرح بدن کو صاف کرکے غسل کرلینا چاہیئے۔ جو لوگ سر کی خشکی دائمی قبض اور عصبی کمزوری محسوس کرتے ہوں۔ ان کو ضرور ہفتہ میں دو دفعہ کڑوے تیل یا زیتون کے تیل کی مالش کرنی چاہیئے۔

مسجدوں میں آلہ نشر صوت

رنگون کی بعض مسجدوں میں لاؤڈ سپیکر لگادیئے گئے ہیں۔ تاکہ نمازیوں کو قرآن اور تکبیر کے سننے میں آسانی ہو۔ مگر بعض مقامی علماء نے اس بدعت کو حرام ثابت کرنے کی لاحاصل سعی شروع کی ہوئی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں چونکہ کوئی لاؤڈ سپیکر نہ تھا۔ اسلیئے آج کل بھی اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ایسے علما نے مسجدوں میں بجلی کی روشنی پر بھی اعتراض کیا ہے۔ معلوم نہیں۔ کہ ان لوگوں کو ان جدید ترقیوں سے کیا کدورت ہے۔

امسال اٹھارہ ہزار انٹرنس پاس کرنیوالوں کا بیکاروں میں اضافہ

پنجاب یونیورسٹی کے میٹرک کے امتحان میں تقریباً ساڑھے چوبیس ہزار طلبا شامل ہوئے۔ جن میں سے ساڑھے اٹھارہ ہزار کے قریب کامیاب ہوئے۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ہر سال پڑھے لکھے بے روزگاروں کی تعداد میں جو ہولناک اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کا انجام کیا ہوگا۔ ان ساڑھے اٹھارہ ہزار میں سے کوئی دو ڈھائی ہزار طالب علم کالجوں میں چلے جائیں گے۔ ممکن ہے کچھ زیادہ بھی چلے جائیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ باقی پندرہ سولہ ہزار کا ہجوم دفتروں کے گرد جوتیاں چٹخانے کے سوا کیا کرے گا۔ سارے ملک کے سرکاری اور غیر سرکاری ادارے اتنے بڑے ہجوم کو اپنے اندر جذب نہیں کرسکتے۔ جب تک پڑھے لکھے نوجوان صنعت و حرفت چھوٹی موٹی تجارت اور ایجنسی اور کنویسنگ وغیرہ کے کاموں کی طرف زیادہ توجہ نہ کریں گے۔ بے روزگاری روز بروز بڑھتی چلی جائے گی۔ ملازمتوں میں اب نئے امیدواروں کی بہت ہی قلیل گنجائش ہے۔ اس ذریعہ معاش پر تکیہ کرنا بالکل نادانی ہے۔ میٹرک پاس طلبار کی تعداد میں ہر سال اٹھارہ بیس ہزار کا اضافہ ہورہا ہے۔ اور یہ بہت ہی نازک مسئلہ ہے۔ جس پر قوم کے بہترین دماغوں کو غور کرنا چاہیئے۔ ورنہ ایک دن ایسا آئیگا۔ کہ پڑھے لکھے بے روزگار بھوکوں مرنے لگیں گے۔ اور سڑکوں پر ان کی نعشیں پڑی ہوئی نظر آئیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاروق کی امداد قومی فرض ہے

خاکسار ایڈیٹر فاروق ۔ نے فاروق کی اعانت کے لئے بار بار خریداران فاروق کو توجہ دلائی ہے ۔ اور سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا فاروق کے متعلق یہ ارشاد کہ :۔

(۱) ” دوستوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اخبار فاروق جماعت میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں پھیل جائے “۔

(۲) ” دوستوں کو ہر ہفتے علاوہ دیگر مضامین اور خبروں کے میرا خطبہ جمعہ بھی جس کا پڑھنا جماعت کے ہر فرد کے لئے ضروری ہے اخبار فاروق کے ذریعہ مل جائے گا “۔

(۳) ” میں سمجھتا ہوں ۔ اگر فاروق کے بیس صفحات ہو جائیں ۔ اور اسکی قیمت اڑھائی روپیہ سالانہ ہو جائے تو اسکی اشاعت بہت زیادہ ہو سکتی ہے ۔ پس دوستوں کو اخبار فاروق کی خریداری کی طرف توجہ کرنی چاہیئے “۔

(ارشاد امیر المؤمنین ایدہ اللہ)

بارہا آپ کی یاد دہانی کے لئے پیش کیا جاتا رہا ہے ۔ اخبار فاروق جس رفتار سے قوم کی خدمت سر انجام دے رہا ہے ۔ وہ ناظرین فاروق سے پوشیدہ نہیں ہے ۔ لیکن میں فاروق کے موجودہ معیار سے بالکل مطمئن نہیں ہوں ۔ میں چاہتا ہوں ۔ کہ اس کا معیار اس قدر بلند ہو جائے ۔ کہ کوئی دوسرا اخبار اس کا لگا نہ کھا سکے ۔ اور فاروق میں گوناگوں مضامین شائع کئے جائیں ۔ اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ موجودہ خریداران فاروق اس کے خریدار پیدا کریں ۔ گو بعض احباب نے خریدار دیئے ہیں ۔ جن کا ذکر ہر ماہ کی رپورٹ میں شکریہ کے ساتھ ہوتا رہتا ہے ۔ مگر وہ گنتی کے دوست ہیں ۔ جب تک سب خریدار یہ ارادہ نہ کریں ۔ کہ ہم نے فاروق کے واسطے کم از کم دو دو خریدار دینے ہیں ۔ اس وقت تک فاروق کی اشاعت دو ہزار نہیں ہو سکتی ۔ میری خواہش ہے ۔ اور امیر المؤمنین ایدہ اللہ کا بھی یہ منشاء ہے ۔ کہ فاروق گاؤں گاؤں اور ہر ایک خواندہ احمدی کے ہاتھ میں پہنچ جائے ۔ اس کا چندہ صرف ڈھائی روپیہ سالانہ ہے ۔ جو بہت ارزاں ہے ۔ اور اس قلیل چندہ پر بھی اگر فاروق کی اشاعت جماعت احمدیہ میں جسکی تعداد خدا کے فضل سے لاکھوں تک ہے ۔ دس ہزار تک نہ ہو ۔ تو افسوس کا مقام ہوگا ۔ پس سے

اٹھو ہمت کرو باندھو کمر ہوشیار ہو جاؤ

سیدنا امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہٖ نے فاروق کو تین سو خریدار تحریک جدید سے عطا فرما کر احباب کو بتا دیا ہے ۔ کہ حضور کا دلی منشاء ہے ۔ کہ فاروق کی خریداری ہزاروں تک پہنچ جائے ۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق نے حضور کے اس ارشاد کی فوراً تعمیل کر دی ۔ کہ فاروق کا چندہ ڈھائی روپیہ سالانہ ہی کر دیا ۔ جو حضور کا منشاء تھا ۔ لیکن فاروق کے صفحات کا بڑھانا موجودہ خریداری پر ناممکن ہے ۔ اس کے لئے احباب کو کوشش کرنی چاہیئے ۔ کہ فاروق کے خریدار کم از کم دو ہزار ہو جائیں ۔ تو فاروق بجائے موجودہ ۱۲ صفحوں کے حضرت کے منشاء کے مطابق ۲۰ صفحات پر نکلا کرے ۔

پس آج سے آپ یہ پختہ ارادہ کر لیں ۔ کہ فاروق کے واسطے آپ کم از کم دو خریدار ایک ماہ کے اندر اندر عطا کر دیں گے ۔ تو یقین کامل ہے ۔ کہ جلسہ سالانہ تک اسکی اشاعت دو ہزار ہو جائے گی ۔ اس وقت فاروق کی اشاعت ایک ہزار خدا کے فضل سے ہو چکی ہے ۔ تو کیا موجودہ ایک ہزار خریداروں میں سے پانسو خریدار بھی ایسے نہیں ہوں گے جو دو ۔ دو خریدار پیدا کر کے فاروق کی اشاعت دو ہزار کر دیں ؟ پھر دیکھیں کہ آپ کا قومی اخبار فاروق کیسی شان سے نکلتا ہے ۔ اور آپ کو کیا کیا مضامین پڑھاتا ہے ۔ خدا کرے ۔ کہ آپ اس امر کو ذہن نشین کر لیں ۔ کہ سلسلہ احمدیہ کا ایک اخبار تو کم از کم ہزاروں کی اشاعت تک پہنچ جائے ۔ تاکہ سیاسی حیثیت سے بھی فاروق کو ایک ممتاز درجہ حاصل ہو کر زندہ قوم کا آرگن کہلانے کا حق ہو جائے ۔ یاد رہے ۔ کہ فاروق تحریک جدید کا آرگن ہے ۔ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ جس احمدی تک پہنچ جاویں ۔ اس کا فرض ہے ۔ کہ ان پر عمل کرے ۔ ورنہ حضور کے منشاء مبارک کے مطابق فاروق کی اشاعت کا کثیر ہونا مقدر ہو چکا ہے ۔ جو ہر حالت میں ہو کر رہے گا ۔ مبارک ہیں وہ احمدی جو اس منشاء کے جلد پورا ہونے میں اپنی کوشش صرف کریں گے ۔ وہ ڈبل ثواب کے مستحق ہوں گے ۔ خدا کرے کہ آپ بھی ان مبارک لوگوں میں سے ہوں ۔ آمین

نجدی ملانوں کی جہالت کے چند واقعات

موجودہ زمانہ میں ملانوں کا جہل و جمود اور تعصب و تنگ خیالی مسلمان قوم کی پستی و زوال کی سب سے بڑی وجہ ہے ۔ گذشتہ ڈیڑھ سو سال میں دنیا کے مختلف ملکوں کے اندر مسلمانوں پر بے شمار تباہیاں آئیں ۔ ان کی سلطنتیں اور دولتیں اغیار کے قبضہ میں چلی گئیں ۔ ان کی عزتیں اور آزادیاں دشمنوں کے ہاتھوں بے دردانہ تباہ ہوئیں ۔ اگر ان حوادث و مصائب کی وجوہ تلاش کی جائیں تو ملا کا وجود ان میں سب سے زیادہ نمایاں نظر آئے گا ۔ ملا عرصہ تک جدید علوم و فنون کے حصول اور جدید ایجادات کے استعمال کو گناہ کبیرہ بلکہ کفر بتاتا رہا ۔ ٹرکی میں پریس جاری ہوا ۔ تو ملا نے اسکو حرام قرار دیا ۔ ہندوستان میں انگریزی تعلیم کے لئے اسکول اور کالج کھولے گئے ۔ تو ملا آگ بگولا ہو گیا ۔ اور ان میں پڑھنے پڑھانے والوں کو بلا تامل جہنمی قرار دیا ۔ ہندوستان ۔ ٹرکی ۔ ایران ۔ عرب ۔ مصر ۔ عراق ۔ افغانستان وغیرہ غرضیکہ ہر جگہ ملا نے اسی قسم کی حرکتیں کیں ۔ اور جدوجہد حیات میں مسلمانوں کو صدیوں پیچھے ڈال دیا ۔ گذشتہ دنوں حافظ وہبہ سعودی سفیر مقیم لندن نے ایک کتاب لکھی ۔ جس میں نجدی ملانوں کی بعض جہالتوں اور حماقتوں کا بھی ذکر ہے ۔ اس سلسلہ میں انہوں نے بہت سے دلچسپ اور عبرت انگیز واقعات بیان کئے ہیں ۔ جن میں سے چند درج ذیل کئے جاتے ہیں :۔

حافظ وہبہ لکھتے ہیں :۔ ” ۱۳۴۶ھ میں اعلیحضرت شاہ نے مجھے ایک نجدی عالم کے ساتھ مدینہ بھیجا ۔ تاکہ انتظامی اور دینی حالات کی جانچ کروں ۔ باتوں میں لاسلکی خبر رسانی اور بعض دوسری مفید ایجادوں کا ذکر نکل آیا ۔ یہ سنتے ہی شیخ نے کہا ۔ ” مگر یہ چیزیں یقیناً جنات کے ذریعہ عمل میں آتی ہیں ! معتبر راویوں نے مجھ سے کہا ہے ۔ کہ لاسلکی کی مشین چلتی ہی نہیں ۔ جب تک اس پر کسی جانور کو کاٹ کر بھینٹ نہ چڑھایا جائے ۔ اور شیطان کے نام کا وظیفہ نہ پڑھا جائے “۔

حافظ وہبہ لکھتے ہیں :۔ ” میں نے لاسلکی کا نظریہ اور تاریخ دونوں کو بیان کیا ۔ مگر شیخ نے ایک نہ سُنی ۔ اپنی ہی بات پر اڑا رہا ۔ مجبوراً مجھے چپ ہو جانا پڑا ۔ پھر چند روز بعد یہ ہوا ۔ کہ شیخ نے مجھ سے خواہش کی ۔ کہ اس کے ساتھ حضرت حمزہ کے مزار پر چلوں ۔ جو مدینہ سے موٹر پر آدھ گھنٹہ کے فاصلے پر ہے ۔ یہاں راستے میں ایک لاسلکی کا اسٹیشن بھی ہے ۔ میں نے اسٹیشن کے سامنے موٹر رکوا دی ۔ شیخ نے سبب پوچھا ۔ تو میں نے کہا ۔ ہم لاسلکی کی مشین دیکھیں گے ۔ اور اگر یہاں بھینٹ چڑھائی جاتی ۔ اور شیطان کا نام لیا جاتا ہے ۔ تو میں فوراً مشین جلا دوں گا ۔ چاہے نتیجہ کچھ بھی نکلے ۔ کیونکہ دین اللہ کا ہے ۔ ابن سعود کا نہیں ہے ! بہت ممکن ہے ۔ کہ شاہ کو دھوکا دیا گیا ہو ۔ اور وہ اس مشین کی حقیقت سے بالکل ناواقف ہو ۔

شیخ یہ سنکر بہت خوش ہوا ۔ مگر ہر طرف تلاش و جستجو کے بعد بھی کسی جانور کی کوئی ایک ہڈی بھی نظر نہ آئی ۔ پھر لاسلکی کے ماسٹر نے شیخ کو خبر بھیجنے اور قبول کرنے کا طریقہ دکھایا ۔ اور چند ہی لمحوں کے اندر شاہ ابن سعود اور شیخ میں صاحب سلامت اور مزاج پُرسی ہو گئی ۔ حالانکہ اعلیحضرت جدہ میں تھے ۔

اس تجربے کے بعد شیخ کا عقیدہ کچھ متزلزل تو ہو گیا ۔ مگر اس نے خیال کیا ۔ کہ میں کوئی چال چلا ہوں ۔ چنانچہ وہ کئی بار تنہا اسٹیشن میں گیا ۔ اور ایسے وقت جب کسی کو اس کے آنے کی توقع نہیں ہو سکتی تھی ۔ بعد میں مکہ جاتے ہوئے راستے میں شیخ نے مجھ سے کہا ۔ کہ وہ اپنے سابق خیالات سے توبہ کرتا ہے ۔

حافظ وہبہ لکھتے ہیں ۔ کہ اعلیحضرت شاہ ابن سعود نے ان سے ذیل کا واقعہ بیان کیا ۔ شاہ نے فرمایا :۔ ۱۳۳۱ھ میں جب علماء نجد کو معلوم ہوا ۔ کہ میں ریاض اور دوسرے نجدی شہروں میں لاسلکی کے اسٹیشن قائم کرنا چاہتا ہوں ۔ تو وہ جمع ہو کر میرے پاس آئے ۔ اور مجھ سے کہنے لگے ۔ ” اے عمر دراز ! جن لوگوں نے تجھے مشورہ دیا ہے ۔ کہ تو اس چیز کو استعمال کرے ۔ اور ہمارے ملک میں اسے داخل کرے ۔ اس نے تجھے دھوکہ دیا ہے ۔ فلبی ہم کو مصائب میں مبتلا کرنا چاہتا ہے ۔ اور ہمارے ملک کو انگریزوں کے سپرد کر دینے کی کوشش میں ہے “۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ش ہ کہتے ہیں۔ میں نے علماء کو جواب دیا۔ "تم غلطی پر ہو۔ ہمیں کسی نے بھی دھوکہ نہیں دیا ہے۔ بحمد للہ میں نہ کمزور عقل رکھتا ہوں نہ کوتاہ بین ہوں۔ مجھے کوئی بھی جُل دے نہیں سکتا۔ فلبی محض ایک تاجر ہے۔ اس سودے میں اس نے واسطے کا کام کیا ہے۔ ہمارا ملک ہمیں بہت پیارا ہے۔ ہم کسی قیمت میں بھی اسے کسی کے حوالے نہیں کریں گے۔ برادران علماء۔ تم اس وقت میرے سر پر ہو۔ ایک دوسرے کو تھامے رہو۔ مجھے سر نہ ہلانے پر مجبور کرو۔ ورنہ تم میں سے بعض یا اکثر گر پڑیں گے۔ اور تم جانتے ہو۔ کہ جو کوئی گر جائے۔ اسے دوبارہ میرے سر پر جگہ نہیں ملے گی۔ دو چیزیں ایسی ہیں۔ جن میں میں کسی کی زبان سے کوئی مخالفت کا لفظ سُن نہیں سکتا۔ کیونکہ دونوں چیزیں بہت ضروری ہیں۔ لاسلکی اور موٹر۔ پھر کتاب و سنت میں کوئی ایسی نص موجود نہیں۔ جو ان چیزوں کے خلاف حکم دیتی ہو۔"

حافظ وہبہ لکھتے ہیں۔ کہ ریاض میں جب لاسلکی کا آلہ لگایا گیا۔ تو لوگ ایک دوسرے سے کہنے لگے۔ کہ اب قیامت قریب ہے۔ اور علماء نے اپنے جاسوس چھوڑ دیئے۔ کہ لاسلکی اسٹیشن میں جاکر شیطانوں اور ان پر بھینٹ کے جانوروں کو دیکھیں۔ اسی قدر نہیں۔ بعض کم درجے کے علماء نے لاسلکی کے مہتمم کو رشوت بھی دینا چاہی۔ کہ بتائیے کس وقت شیطان آتے ہیں؟ اور یہ کہ بڑا شیطان مکہ میں رہتا ہے۔ یا ریاض میں؟ اور یہ کہ اسکی کتنی ذریات خبریں لانے لے جانے کا کام کرتی ہیں؟ لیکن ابن رفادہ اور عسیر کی بغاوتوں کے دوران میں جب لاسلکی کا فائدہ ان علماء نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ تو اپنے تعصب پر بہت پشیمان ہوئے۔ (ماخوذ)

فتاویٰ احمدیہ

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

رمضان میں تراویح کے لئے حافظ مقرر کرنا

بعض لوگ رمضان میں ایک حافظ مقرر کر لیتے ہیں۔ اور اسکی تنخواہ بھی ٹھہرا لیتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اگر کوئی محض نیک نیتی اور خدا ترسی سے اسکی خدمت کر دے۔ تو جائز ہے۔

(بدر ۱۴ر مارچ ۱۹۰۷ء)

تعویذ باندھنا۔ دم کرنا

(الحکم ۱۷ر جولائی ۱۹۰۳ء)

سوال۔ تعویذ باندھنا یا دم وغیرہ کرنا کیسا ہے۔

جواب۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولوی حکیم نور الدین کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا۔ کہ آپ نے احادیث میں اس کے متعلق کچھ پڑھا ہے۔ عرض کیا۔ کہ حضرت خالد بن ولید رضؓ جب کبھی جنگوں میں جایا کرتے تھے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موئے مبارک پگڑی یا ٹوپی میں رکھ لیا کرتے تھے۔ اور آگے کی طرف لٹکا لیتے۔ اور جب ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوایا۔ تو آدھے سر کے کٹے ہوئے بال ایک شخص کو دے دیئے۔ اور آدھے دوسرے حصہ کے باقی اصحاب کو بانٹ دیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بعض اوقات جُبّہ شریف دھوکر مریضوں کو بھی پلایا کرتے تھے۔ اور وہ شفایاب ہو جایا کرتے تھے۔ ایسا ہی ایک دفعہ ایک عورت نے آپ کا پسینہ بھی جمع کیا۔

یہ سب سُنکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ان تعویذوں و دموں کی اصل کچھ نہ کچھ ضرور ہے۔ جو خالی از فائدہ نہیں۔ میرے الہام میں جو ہے۔ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اس سے بھی تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ کچھ تو ہوگا۔ جو بادشاہ ایسا کریں گے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ ان باتوں کی بنا محبت و اخلاص پر ہے۔ صادقوں کی نکتہ چینی کرنے والوں کے متعلق فرمایا۔ کہ بزرگوں کے صغائر پر نظر کرنے سے سلب ایمان کا اندیشہ ہے۔

کلام پڑھ کر پھونکنا

سوال۔ ایک دوست نے سوال کیا۔ کہ مجھے قرآن شریف کی کوئی آیت بتلائی جاوے کہ میں پڑھ کر اپنے بیمار کو دم کروں۔ تاکہ اس کو شفا ہو۔

جواب۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ بیشک قرآن شریف میں شفا ہے۔ روحانی اور جسمانی بیماریوں کا وہ علاج ہے۔ مگر اس طرح کے کلام پڑھنے میں لوگوں کو ابتلا ہے۔ قرآن شریف کو تم اس امتحان میں نہ ڈالو۔ خدا تعالیٰ سے تم اپنے بیمار کے واسطے دعا کرو۔ تمہارے واسطے یہی کافی ہے۔ (البدر ۲۵ر اکتوبر ۱۹۰۶ء)

طعام پر فاتحہ خوانی و منّت سالانہ

(۱۶ر مارچ ۱۹۰۳ء)

سوال:۔ روٹیوں پر فاتحہ پڑھنے کے متعلق کیا حکم ہے۔

جواب۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی روٹیوں پر قرآن پڑھا ہے؟

سوال (۲۳ر مارچ ۱۹۰۳ء) ایک بزرگ نے عرض کی۔ کہ حضور میں نے اپنی ملازمت سے پہلے یہ منت مانی تھی۔ کہ جب میں ملازم ہو جاؤنگا۔ تو آدھ آنہ فی روپیہ کے حساب سے نکال کر اس کا کھانا پکوا کر حضرت پیران پیر کا ختم دلاؤں گا۔ اس کے متعلق حضور کیا فرماتے ہیں۔

جواب۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ خیرات تو ہر طرح اور ہر رنگ میں جائز ہے۔ اور جسے چاہے۔ انسان دے۔ مگر اس فاتحہ خوانی سے ہمیں نہیں معلوم کیا فائدہ اور یہ کیوں کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں یہ جو ہمارے ملک میں رسم جاری ہے۔ کہ اس پر کچھ قرآن شریف وغیرہ پڑھا کرتے ہیں۔ یہ طریق تو شرک ہے۔ اور اس کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے نہیں غرباء و مساکین کو بے شک کھانا کھلاؤ۔

(بدر ۳ر اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۸۳)

(بقیہ صفحہ ۴)

اور مسیحؑ (ابن) کے کسی سے سرزد نہیں ہوا۔ اگر یہ قدرت خلق بروئے قرآن مجید کسی دیگر نبی یا محمد صلعم کو عطا ہوئی ہو۔ تو بتاؤ۔ ورنہ تسلیم کرو۔ کہ مسیح افضل ہے محمد صلعم سے۔

نمبر ۱۰۔ اندھوں کا بینا کرنا۔ بہروں کو صاف کر دینا مسیحؑ کے اقتداری نشانات میں قرآن نے بیان کیا ہے۔ برخلاف اس کے اگر محمد صلعم نے بھی یہ قدرت نمائی اعجازی طور پر دکھائی ہو۔ تو قرآن سے بتاؤ؟ ورنہ ماننا پڑیگا۔ کہ مسیح افضل ہے محمد صلعم سے۔

نمبر ۱۱۔ گھروں میں جو کچھ لوگ جمع کرتے یا کھاتے۔ مسیح وہ سب ان کو بتاتے تھے۔ یہ بھی قرآن نے فرمایا ہے۔ اور یہ صفت عالم الغیبی بھی سوائے باپ اور بیٹے کے کسی بشر میں نہیں پائی جاتی۔ پس کیا محمد صلعم سے مسیح افضل نہیں؟

نمبر ۱۲۔ قرآن مجید میں تمام انبیاء کی لغزشوں اور گناہوں کا ذکر ہے۔ اور خاص کر محمد صلعم کو حکم ہوتا ہے۔ واستغفر لذنبک اور ان کی حالت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ ووجدک ضآلًا فهدٰی وغیرہ برخلاف اس کے مسیحؑ کی نسبت کوئی حکم استغفار نہیں کوئی لغزش یا گناہ اس کا مذکور نہیں۔ بلکہ تمام انبیاء سے بڑھ کر وجیهًا فی الدنیا والآخرة اس کو کہا گیا۔ تو کیا ایسے شخص کو جو بے گناہ بھی ہو۔ اور سب سے بڑھ کر وجاہت دنیوی اور اخروی رکھتا ہو۔ بروئے قرآن محمد صلعم سے افضل نہیں جن کے حق میں نہ وجاہت کا ذکر ہے۔ نہ پیدائشی ہدایت کا؟

نمبر ۱۳۔ کیا قرآن مجید سے محمد صلعم کا وفات پانا اور پھر فوت ہو کر مردوں میں جا ملنا اور انّک میّت کو پورا کر دکھانا ثابت نہیں؟ برخلاف اس کے تمام قرآن مجید میں کہیں مسیح کے مرنے کا حال درج ہے۔ یا آئندہ اس کے فوت ہونے کا ذکر ہے۔ کیا آدم سے لے کر نبی عرب صلعم تک جتنے رسول پیغمبر ہوئے ہیں۔ وہ سب موت کا شکار نہیں ہوئے؟ کوئی بشر رسول ایسا ہے۔ جو مسیح کی طرح غیر معلوم زمانہ تک بروئے قرآن زندہ ہو۔ اور زندہ رہے؟ کیا کوئی رسول خاص کر محمد مصطفےٰ صلعم ایسا ہے۔ جو آسمان پر سکونت رکھتا ہو۔ اسی زندگی و جسم کے ساتھ جو زمین پر وہ رکھتے تھے۔ اور ہر طرح سے محفوظ ہو۔ اور پھر دنیا میں آویں۔ پس اگر قرآن مجید میں مسیح کے زندہ رہنے کا ہی ذکر ہے۔ اور مرنے کا کہیں نام تک نہیں لیا گیا۔ (اگر مسیح کی موت کا ذکر کہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصیت سے جیسا کہ حیات کا بیان کیا ہے۔ بیان ہو۔ تو دکھاؤ۔ تو پھر کیوں نہ مسیح افضل ہو محمد صلعم سے۔ جو کہ عام انسانوں کی طرح ۶۲-۶۳ سال کی عمر میں فوت ہو کر زمین میں مدفون ہوئے۔

نمبر ۱۴۔ کیا مسیح آج تک زندہ نہیں؟ کیا محمد صلعم کو فوت ہوئے تیرہ سو برس نہیں گزر گئے۔ پس جبکہ بروئے قرآن مسیح کی حیات الآن اور محمد صلعم کی وفات مسلمات اہل اسلام سے ہے۔ بلا خلاف تو مسیح جو زندہ ہے۔ افضل نہیں محمد صلعم سے جو مر گئے۔ دیکھو قرآن کہتا ہے۔ کہ مایستوی الاحیاء ولا الاموات۔ یعنی مُردے اور زندے برابر نہیں ہوتے۔ پس مسیح افضل ہے محمد صلعم سے۔

نمبر ۱۵۔ مسیح بروئے قرآن و مسلمات مسلمانان دنیا میں دوبارہ لوگوں کی ہدایت اور مخالفوں کی سرزنش کے واسطے نازل ہوگا۔ برخلاف اس کے بتاؤ۔ کہ کہیں محمد صلعم کے دوبارہ نازل ہونے یا زندہ ہو کر ہدایت خلق کے واسطے آنے کا بھی قرآن میں اسی طرح ذکر ہے۔ اور تمہارا مسلمہ ہے جس طرح مسیح کے متعلق عقیدہ ہے؟ جبکہ تمہارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ اب قیامت تک تمام زمانوں اور ساری دنیا کے لئے محمد صلعم ہی رسول ہیں۔ تو کیوں نہ محمد صلعم کو ہی خدا نے دوبارہ ہدایت کرنے کو بھیجدیا۔ اور اس کے دوران حکومت و رسالت میں مسیح اسی دجال کو قتل کرے گا۔ جو آدم سے لے کر آج تک بڑا فتنہ عظیم برپا کرنے والا تھا۔ ایسے بڑے کام کے واسطے بھی محمد صلعم کو خدا نے نہ بھیجا تو کیا اب بھی تم مسیح کو محمد سے افضل نہیں مانو گے؟ اگر نہیں مانو گے۔ تو یہ ایمانداری نہیں۔ محض خوش فہمی اور ہٹ دھرمی ہے

نمبر ۱۶۔ آپ کے عقیدہ کے مطابق بروئے قرآن محمد صلعم سے پہلے مسیح ہدایت دینے کے لئے آیا۔ اور پھر دوبارہ محمد صلعم کے بعد بھی وہی تمام جہان کی ہدایت کے واسطے نازل ہوگا۔ حتیٰ کہ امت محمدی کو بھی جو بگڑی ہوئی ہے۔ راہ راست پر لائے گا۔ اور تمام اہل کتاب اس پر ایمان لائیں گے۔ اور تمام جہان اسکی تابعداری کرے گا۔ برخلاف اس کے کہیں نہیں لکھا کہ بوقت نزول مسیح کوئی شخص محمد صلعم پر ایمان لائے گا۔ یا مسیح لوگوں کو دین محمدی کی طرف بلائے گا۔ یا محمد صلعم پر تمام اہل کتاب ایمان لائے ہوں یا لائیں گے۔ پس وہ افضل ہے جو دنیا میں دو مرتبہ ہدایت کرنے کو آیا۔ اور تمام جہان کو ہدایت کرے گا۔ یا وہ جو ایک دفعہ تھوڑا عرصہ رہ کر فوت ہو گیا۔ اور سب کو ہدایت بھی نہ کر سکا۔ کیا محمد صلعم پر تمام اہل کتاب ایمان لائے تھے۔ یا مسیح پر لائیں گے۔ دیکھو وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہٖ کو۔ پس مسیح افضل ہے محمد صلعم سے۔

مختصر یہ کہ عیسائی کہتے ہیں۔ کہ اے لوگو جو قرآن میں مسیح کی بابت یہی کچھ اعتقاد رکھتے ہو۔ مندرجہ بالا باتوں کا جواب دو۔ اور پھر غور کرو۔ کہ کون افضل ہے۔ مسیحؑ یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم۔

نوٹ:۔ جواب میں نہایت متانت۔ شرافت اور اسلامی اخلاق سے کام لیا جائے۔ کوئی امر خلاف تہذیب اشارۃً و کنایۃً کسی کی نسبت نہ درج ہو۔ جن اصحاب کے جوابات کسی اخبار یا رسالہ میں شائع نہ ہو سکیں۔ وہ اپنے جواب دفتر فاروق قادیان میں ارسال کر دیں۔ بصورت معقولیت ان کو چھاپ دیا جائے گا۔

تحریک جدید کا دواخانہ
معجون قرنفل

معدہ کی خرابی تمام اعضاء پر اثر انداز ہوتی ہے۔ قوت ہاضمہ میں فتور آچکا ہو تو صالح خون کم پیدا ہوتا ہے۔ اور جسم کی نشوونما پورے طور پر نہیں ہوتی۔ بھوک کم لگتی ہے۔ قبض رہتی ہے۔ آنتوں میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں معجون قرنفل اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ معدہ اور آنتوں کو نہایت درجہ قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ اور غذا ہضم ہو کر جزو بدن بننے لگتی ہے۔ دماغ کو بھی جلا دیتی ہے۔ قیمت بیس روز کی خوراک عہ؍

ترکیب استعمال:۔ رات کو سوتے وقت ایک تولہ معجون پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

ملنے کا پتہ:۔
ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ۔
زینت محل۔ دھلی

دردِ گُردہ یا گُردہ کی پتھری

یہ دونوں نام در اصل ایک ہی بیماری کے ہیں۔ جب گُردوں میں پتھری پیدا ہو جاتی ہے۔ تو صرف پیدا ہو جانے سے چنداں تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ ہاں اسقدر معلوم ہوتا ہے۔ کہ گُردوں کی جگہ پر ذرا بوجھ سا ہے۔ (گردوں کا مقام کمر سے ذرا اوپر ریڑھ کی ہڈی کے دائیں اور بائیں واقعہ ہے) جن کے گردوں میں پتھری ہوتی ہے۔ ان کو ہمیشہ یا کبھی کبھی قبض ہو جاتا ہے۔ یعنی پاخانہ کھل کر نہیں آتا۔ دیر تک بیٹھنا پڑتا ہے۔ اور بعض لوگوں کو کمر میں درد بھی رہتا ہے۔ گرم اور ترش چیزیں یعنی گوشت۔ سرخ مرچ اچار وغیرہ کھانے سے اور گرم موسم میں سفر کرنے سے پیشاب جل کر آتا ہے۔ اور بعض کو ریت سی چیز پیشاب میں خارج ہوتی ہے۔ لیکن جب پتھری سے چھوٹا سا ٹکڑا ٹوٹ کر پیشاب کی نالیوں میں پھنس جاتا ہے۔ تو پھر خدا کی پناہ۔ شدت سے درد ہوتا ہے۔ جو برداشت سے باہر ہوتا ہے اسی کا نام دردِ گردہ یا قولنج گُردہ ہے۔

علاج:۔ ڈاکٹروں میں تو یہی مشہور ہے۔ کہ اپریشن سے پتھری نکال دی جائے۔ لیکن یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ جان کا خطرہ اور خرچ زیادہ۔

ہمارا طرز علاج:۔
”پتھری توڑ عہ؍“

یہ ایک خاص دوا ہے۔ جو اس بیماری کا کامیاب علاج ہے۔ اس کے استعمال سے پتھری گھل کر پیشاب کے ساتھ خارج ہوتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ ساری خارج ہو جاتی ہے۔ اور گردے بالکل خالی ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا تلخ اور بدمزا نہیں۔ قدرے نمکین ہے جو آسانی سے کھائی جاتی ہے۔ تین ماہ تک کھانی چاہیئے۔ تین ماہ کی دوا کی قیمت چھ روپے ہے۔ اور اگر قبض بھی ہو۔ تو ”قبض کشا گولیاں عہ؍“ کا استعمال کریں۔ ۶۰ گولیوں کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ۔

دواخانہ و مطب حکیم مولوی نظام الدین مبلغ ممتاز الاطباء قادیان ضلع گورداسپور

چیدہ خبریں

— عربی اخبارات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت عراق نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ اسلامی حکومتوں کی ایک نمائندہ کانفرنس ہر سال کسی بڑے شہر میں منعقد ہوا کرے۔ جس میں سیاسی امور کے علاوہ اقتصادی معاملات پر بھی غور و فکر ہوا کرے۔ حکومت مصر نے اس تجویز کا گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا ہے۔

— عراق و شام میں ان دونوں ممالک کے الحاق کی ایک زبردست تحریک شروع ہوئی ہے۔ حکومت فرانس اس تحریک کے سخت خلاف ہے۔ اور اس کو کچل دینا چاہتی ہے۔

— بمبئی ۱۳ر جولائی۔ حکومت بمبئی نے اعلان کیا ہے۔ کہ جب تک کسی سکول میں تمام طلبہ متفق نہ ہوں۔ ”بندے ماترم“ کا گیت نہ گایا جائے۔

— شملہ ۱۳ر جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ حکومت ہند۔ ہندوستانی فوج کو موجودہ زمانہ کی ضروریات کے مطابق بنانا چاہتی ہے۔ لہٰذا محکمہ فوج نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ فوج میں زیادہ سے زیادہ الیکٹریشن اور مستری بھرتی کئے جائیں۔

— مسٹر بوس اور کانگرس کی گاندھی پارٹی کے تعلقات روز بروز کشیدہ ہو رہے ہیں۔ مسٹر بوس امتناع شراب سے متعلق حکومت بمبئی کی اسکیم کی سخت مخالفت کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے گاندھی پارٹی میں بہت برہمی پیدا ہو گئی ہے۔

— مسٹر گاندھی آج کل صوبہ سرحد میں براجمان ہیں۔ ان کی اہلیہ بھی تبدیل آب و ہوا کے بہانے وہاں پہنچ گئی ہیں۔ گاندھی جی کا قیام ایبٹ آباد میں ہے۔

— سنگاپور۔ ۱۴ر جولائی۔ آج صبح برطانوی قونصل خانہ میں دو بم پھینکے گئے۔ جاپانی حکام نے اس واقعہ کے متعلق برطانوی افسروں سے معافی مانگ لی ہے۔ اور حادثہ کی تحقیق کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

— میدرڈ ۱۴ر جولائی۔ جنرل فرانکو نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے۔ کہ جنگ چھڑنے پر حکومت ہسپانیہ غیر جانبدار رہے گی۔ ہسپانیہ میں نہ جرمن پالیسی کام کریگی۔ نہ ہی اطالوی پالیسی۔

— برلن کے تجارتی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ حکومت جرمنی روس کو ساڑھے سات کروڑ پونڈ قرضہ دو سال کے لئے دینے پر آمادہ ہے۔ یہ سب کچھ اسلئے ہو رہا ہے۔ کہ روس اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ نہ ہونے پائے۔